کراماتِ محدّثِ اعظم علیہ الرحمہ قدس سرہٗ

(حصّہ اوّل)

مؤلفہ

محمدّ جلال الدّین قادری

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ـ ـ ـ ـ ـ ـ کرامات محدثِ اعظم قدس سرہٗ
مرتّب ـ ـ ـ ـ ـ ـ مولانا جلال الدین قادری
تصحیح ـ ـ ـ ـ ـ ـ مولانا محمد ریاض احمد سعیدی
ناشر ـ ـ ـ ـ ـ ـ محمد باغ علی رضوی
اشاعتِ اوّل ـ ـ ـ ـ ـ ـ دسمبر ۱۹۹۶ء
کتابت ـ ـ ـ ـ ـ ـ احمد علی بھٹہ
ھدیہ ـ ـ ـ ـ ـ ـ

ملنے کا پتہ

مکتبہ رضائے مصطفٰے چوک دارالسلام گوجرانوالہ

مکتبہ سعیدیہ جامعہ قادریہ رضویہ مصطفٰے آباد سرگودھا روڈ فیصل آباد۔

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد۔

مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ لاہور۔

Marfat.com

پیش لفظ

زبدۃ الاولیاء العارفین قدوۃ العلماء الراسخین نبراس المحدثین تاج المفسرین امام اہل سنّت نائب اعلیحضرت مولانا الحاج ابوالفضل محمد سردار احمد قدس سرہٗ کی زندگی سراپا شریعت مطہرہ کی مظہر تھی۔ آپ کی ہر ادا مظہرِ اسلام تھی۔ آپ کے رخِ مبارک سے منظرِ اسلام نمودار تھا۔ حضور غوث الورٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عاشقِ زار تھے۔ داتا گنج بخش حضور علی ہجویری قدس سرہٗ العزیز کے دلدادہ تھے۔ حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا نوری، بقیۃ السلف حضرت مولانا محمد مصطفےٰ رضا نوری، صدر الشریعت حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی، تاج الکرماء حضرت مولانا شاہ سراج الحق گورداسپوری اور دیگر عارفانِ حقیقت اولیائے عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی اداؤں کے مظہر تھے۔ ان کریموں کی تربیّت، محبّت، اور ان میں فنائیت نے آپ کو ایسا کریم بنا دیا جس کے مبارک ہاتھ سے بے شمار بندگانِ حق نے حق شناسی کی دولت پائی۔ آپ کے سایۂ کرم نے بہتوں کو ولیِ کامل بنا دیا۔ آپ کے فیض تربیّت نے بہتوں کو صاحب کرامت بنا دیا۔ جادۂ حق پر آپ کی استقامت نے بہت سے برگشتہ راہ ہدایت کو نورِ ہدایت عطا فرما دیا۔ آپ کی مجلس کے حاضرین اور آپ کی زیارت سے مشرف ہونے والے تو ایک خاص مقام رکھتے ہی ہیں آپ کی باتیں سُن کر ہزاروں نادیدہ عاشق

Marfat.com

ایمان کی حلاوت پاتے ہیں۔ کیوں نہ ہو ـــــ جب کہ آپ کی زندگی استقامت کا اعلیٰ نمونہ تھی۔ احکامِ شرع سے سرِ مُو تجاوز نہ فرماتے۔ استقامت کے ایسے کوہِ گراں کہ بڑے سے بڑے حوادثات، مشکل حالات اور مہیب واقعات آپ کو شریعت کی راہ سے ذرّہ برابر بھی نہ ہلا سکے۔ آپ کی زندگی کے شب و روز اس پر شاہد ہیں ـــــ تدریس ہو یا تبلیغ، مسندِ رشد و ہدایت یا منبرِ وعظ، تصنیف و تالیف کی بات ہو یا فتویٰ نویسی ہر جگہ، ہر قدم، ہر گھڑی، ہر آن ایک ہی مدّعا رہا، ایک ہی مقصد پیشِ نظر، کہ محبوبِ ربّ العٰلمین کی اداؤں پر جاں نثاری محبّتِ محبُوب کا درس عام ہو جائے۔ محبُوب کی عظمت کے جلوے ہر طرف گونج جائیں۔ سُبحان اللہ، ماشاء اللہ کتنا مُبارک مشغلہ تھا۔ کیسی سعادت کی مصروفیت تھی اللہ اللہ! محبُوبِ کریم علیہ التحیّۃ والتّسلیم نے نوازا، خُوب نوازا، نوازشات کی لگاتار بارش فرما دی۔ زندگی بھر احسانات، کرامات تو ہوتے رہے مگر بوقتِ وصال وہ کمال نصیب فرمایا جسے اپنوں نے دیکھا، حاضرین نے دیکھا، غائبین نے توجّہ سے سُنا کہ جسدِ اطہر پر، تابوت اقدس پر، جنازہ کی چارپائی پر، دن کی روشنی میں صاف آسماں سے نور کی پھوار بارش کی صُورت میں نازل ہوئی۔ یہ کیا تھا کیوں تھا۔ یہ سب سوال بے جا ہیں، عیاں تھا ہر ایک پر، اپنوں کی تسکینِ خاطر تھی، لیطمئن قلبی کے خوابوں کی حسین تعبیر تھی، بیگانوں کی ہدایت کا سامان تھا۔

سبھی اہلِ ایمان، آپ کو جاننے والے، آپ کو نام سے پہچاننے والے اس بات پر متّفق ہیں کہ حضرت محدّثِ اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان فنا فی الرّسُول کی منزلِ رفیع پر فائز تھے۔ ہاں جب یہ حقیقت ہے اور یقیناً حقیقت ہے تو

Marfat.com

آپ کی ذات کو جو بقا عطا ہوئی وُہ محبُوب و مکرم نبی معظّم رسُولِ محتشم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی برکات کا مظہر تھی۔ ایک موقعہ پر سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

حَیَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ وَ مَمَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ۔ (جامع صغیر)

نبیِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے الطافِ کریمانہ نے حضرت شیخ الحدیث کی حیات اور وصال کو خیر بنا دیا۔ حیات کے خیر ہونے میں کسے شک؟ تابوتِ مقدّس پر انوار و تجلّیات کی بارش نے آپ کے وصال کو خیر بنا دیا۔

الحمد للہ علیٰ احسانہ وکرمہ والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ نبیہ ورسُولہ وعلیٰ عبادہ۔

قال اللہ وقال الرّسُول (جل وعلا وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) سے معمور آپ کی زندگی میں بے شمار کرامات کا ظہور ہُوا۔ ان خرقِ عادت کرامات کا ایک جگہ کرنا میرے احاطہ امکان میں نہیں۔ تاہم چند کرامات کا تذکرہ پیشِ نظر ہے تاکہ انہیں پڑھ کر حضرت محدّثِ اعظم قدّس سرّہٗ کی سی سیرت اپنانے کی رغبت پیدا ہو سکے۔ تذکرہ محدّثِ اعظم پاکستان کی اشاعتِ اوّل میں بطور برکت چند کرامات درج کی تھیں۔ وہی کرامات اس مجمُوعہ میں شامل کر دی گئی ہیں علاوہ ازیں چند اور کرامات کا اضافہ کر دیا گیا۔ اگر اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ کو منظور ہُوا تو دیگر کرامات آئندہ پیش کر کے سعادت و برکت حاصل کر سکوں گا۔

وَمَا توفیقی الّا باللہ العظیم۔ وَصلّی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ الکریم وعلیٰ آلہٖ وصحبہ واولیاء ملتہ اجمعین۔

فقیر قادری محمّد جلال الدین عفی عنہ

کھاریاں —— ۱۵ صفر المظفر ۱۴۱۵ھ

Marfat.com

حیاتِ مبارکہ حضرت مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ ماہ و سال کے آئینے میں

- ولادت (دیال گڑھ ضلع گورداسپور، بھارتی پنجاب میں) ۱۳۲۱ھ تا ۱۳۲۲ھ ۱۹۰۳ء تا ۱۹۰۶ء باختلاف روایات۔
- پیدائشی نام، سردار محمد۔
- بریلی شریف میں دورانِ تعلیم اساتذہ کرام کی خواہش پر آپ کا نام تجویز ہوا محمد سردار احمد۔
- حضرت شاہ سراج الحق چشتی صابری سے بیعت (۱۳۳۳ھ، ۱۹۱۵ء)
- والدہ ماجدہ کا وصال (۱۳۳۵ھ ۱۹۱۶ء)
- والد ماجد چودھری میراں بخش کا وصال (محرم ۱۳۳۷ھ، اکتوبر ۱۹۱۸ء)
- میٹرک کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے پاس کیا (۱۳۴۰ھ ۱۹۲۲ء)۔
- حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی سے لاہور میں پہلی ملاقات —— (۱۳۴۲ھ، ۱۹۲۴ء)۔
- علوم اسلامیہ حاصل کرنے کے لیے بریلی شریف اوّلین حاضری (۱۳۴۲ھ ۱۹۲۴ء)
- نجدیوں کی مدینہ منورہ پر بمباری اور مآثر مقدسہ کے انہدام کے خلاف احتجاجی تحریک خدام الحرمین لکھنؤ میں جماعتِ رضائے مصطفےٰ کے وفد میں شمولیت (۴۴-۱۳۴۳ھ، ۱۹۲۵ء)

Marfat.com

- حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی کے ہمراہ حصولِ تعلیم کے لیے اجمیر شریف حاضری (۱۳۴۵ھ ، ۱۹۲۷ء)۔
- دورانِ تعلیم فقہی معمولوں کی ترتیب (شعبان ۱۳۴۵ھ فروری ۱۹۲۷ء)۔
- ازدواجی زندگی کی ابتدا (۱۳۴۹ھ - ۱۹۳۰ء)۔
- مدرسہ معینیہ عثمانیہ اجمیر میں آخری امتحان میں درجہ اوّل میں کامیابی (۱۳۵۱ھ ، ۱۹۳۲ء)
- عرصہ حصولِ تعلیم علوم اسلامیہ (۱۳۴۲ھ تا ۱۳۵۱ھ ، ۱۹۲۴ء تا ۱۹۳۲ء)۔
- حضرت شاہ سراج الحق چشتی سے خلافت پانا (شوال ۱۳۵۰ھ ، مارچ ۱۹۳۲ء)
- حضرت شاہ سراج الحق چشتی کی نماز جنازہ میں امامت کرنا (شوال ۱۳۵۰ھ مارچ ۱۹۳۲ء)
- مدرسہ منظرِ اسلام بریلی شریف میں تدریس بحیثیت مدرس دوم (۱۳۵۱ھ ، ۱۹۳۲ء)۔
- حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی سے سند حدیث کا حصول اور سلاسلِ طریقت کی اجازت و خلافت کا شرف (ربیع الاوّل ۱۳۵۱ھ ، جولائی ۱۹۳۲ء)۔
- جمعیت خدامِ رضا بریلی کی تاسیس اور اس کی سرپرستی (۱۳۵۳ھ ، ۱۹۳۴ء)
- مناظرۂ بریلی میں مولوی منظور سنبھلی دیوبندی کو عبرت ناک شکست دینا محرم ۱۳۵۴ھ اپریل ۱۹۳۵ء)۔
- مدرسہ منظر الاسلام بریلی میں بحیثیت صدر مدرس (۱۳۵۴ھ ، ۱۹۳۵ء)۔
- کتاب "موت کا پیغام" دیوبندی مولویوں کے نام کی تصنیف (ذی قعدہ ۱۳۵۴ھ فروری ۱۹۳۶ء)۔
- تحریک مسجد شہید گنج لاہور کے بارے میں ایک اہم فتویٰ کی تائید (ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ جولائی ۱۹۳۵ء)۔

Marfat.com

- جمعیّت اصلاح و ترقّی اہلِ سُنّت بریلی کی تاسیس اور اس کی سرپرستی۔ (۱۳۵۶ھ، ۱۹۳۷ء)۔
- مدرسہ مظہرِ اسلام بریلی کا قیام، بحیثیت شیخ الحدیث تدریس کا آغاز (۱۳۵۶ھ ۱۹۳۷ء)۔
- بھکھی ضلع گجرات میں مولوی سُلطان محمود دیوبندی کو مناظرہ میں شکستِ فاش دینا (شوال ۱۳۶۱ھ، اگست ۱۹۴۲ء)۔
- صاحبزادہ محمّد فضل رسُول کی ولادت (رمضان ۱۳۶۱ھ، ستمبر ۱۹۴۲ء)۔
- احمد آباد، بھارت میں مولوی سُلطان حسن سنبھلی دیوبندی کو مناظرہ میں شکستِ فاش دینا (ربیع الاوّل ۱۳۶۲ھ، مارچ ۱۹۴۳ء)۔
- حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی کی نمازِ جنازہ کی امامت (جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ، مئی ۱۹۴۳ء)۔
- آل انڈیا سُنّی کانفرنس، یوپی مُراد آباد (صُوبائی اجلاس) میں شرکت اور "سُنّی" کی جامع تعریف طے کرنا (شعبان ۱۳۶۴ھ ۱۹۴۵ء)۔
- دیال گڑھ ضلع گورداسپور میں مرزائیوں کو مناظرہ میں شکست دینا (۱۳۶۴ھ، ۱۹۴۵ء)
- پہلا حج اور مدینہ منوّرہ کی زیارت (ذی الحجہ ۱۳۶۴ھ، نومبر ۱۹۴۵ء)۔
- طائف شریف میں سیّدنا عبداللہ بن عباس اور سیّدنا عکرمہ رضی اللہ عنہما کے مزارات کی زیارت (محرم ۱۳۶۵ھ، نومبر ۱۹۴۵ء)۔
- اجازت و سند حدیث از سیّد المحدّثین محمّد الحافظ التیجانی (محرم ۱۳۶۵ھ ۱۹۴۵ء)
- اجازت و سند حدیث از تاج المحدّثین عمر حمدان المحرسی (صفر ۱۳۶۵ھ جنوری ۱۹۴۶ء)
- قیامِ پاکستان کی تائید کے باعث بریلی کے فسادات میں آپ کی خبرِ شہادت عام

Marfat.com

ہونا اور شہیدِ ملّت کا خطاب پانا (رجب ۱۳۶۵ھ جون ۱۹۴۶ء)۔

- آل انڈیا سُنّی کانفرنس کے متفقہ فیصلہ، قیامِ پاکستان اور مسلم لیگ کی حمایت میں تائیدی بیان (جمادی الاولیٰ ۱۳۶۵ھ۔ مارچ ۱۹۴۶ء)
- دھاری وال ضلع گورداسپور میں خاکساروں کو مناظرہ میں شکست دینا۔ ۱۳۶۵ھ ۱۹۴۶ء)
- صاحبزادہ محمد فضل رحیم کے انتقال کے باعث آل انڈیا سُنّی کانفرنس بنارس میں عدمِ شمولیت (جمادی الاولیٰ ۱۳۶۵ھ۔ اپریل ۱۹۴۶ء)۔
- دیال گڑھ ضلع گورداسپور سے ہجرت اور بھکھی ضلع گجرات میں قیام (شوال ۱۳۶۶ھ، اگست ۱۹۴۷ء)۔
- دارالعلوم نوریہ رضویہ بھکھی میں تدریس (شوال ۱۳۶۶ھ۔ اگست ۱۹۴۷ء تا ربیع الثانی ۱۳۶۷ھ مارچ ۱۹۴۸ء)۔
- سارو کی ضلع گوجرانوالہ میں قیام (جمادی الاولیٰ ۱۳۶۷ھ اپریل ۱۹۴۸ء تا رمضان ۱۳۶۸ھ جولائی ۱۹۴۹ء)۔
- انجمن فلاح و بہبود مہاجرین کا قیام اور اس کی سرپرستی (۱۳۶۶ھ ۱۹۴۷ء)۔
- جمعیت علمائے پاکستان کے تاسیسی اجلاس منعقدہ ملتان میں شرکت (جمادی الاولیٰ ۱۳۶۷ھ، جون ۱۹۴۸ء)۔
- بریلی شریف میں دوبارہ قیام (بغیر پاسپورٹ) جمادی الاخریٰ ۱۳۶۷ھ تا رمضان ۱۳۶۷ھ، مئی ۱۹۴۸ء ، جولائی ۱۹۴۸ء)۔
- صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی سے آخری ملاقات (رجب ۱۳۶۷ھ ۱۹۴۸ء)۔

Marfat.com

- لائل پور (فیصل آباد) میں ورودِ مسعود (شوال ۶۸ ۱۳ھ، جولائی ۱۹۴۸ء)۔
- لائل پور (فیصل آباد) میں دورہ حدیث کا آغاز (شوال ۱۳۶۸ھ اگست ۱۹۴۹ء)
- جامعہ رضویہ مظہرِ اسلام فیصل آباد کا سنگِ بنیاد (ربیع الاوّل ۱۳۶۹ھ جنوری ۱۹۵۰ء)
- مرکزی جمعیت اصلاح و ترقی اہلِ سنت لائل پور (فیصل آباد) کی تاسیس اور اس کی سرپرستی (۱۳۶۸ھ، ۱۹۴۹ء)۔
- صاحبزادہ غازی محمد فضل احمد کی ولادت (شعبان ۱۳۶۹ھ جون ۱۹۵۰ء)
- ماہنامہ ماہِ طیبہ کوٹلی لوہاراں کی اوّلین اشاعت اور اجرا پر اظہارِ مسرت اور اعانت (ذی قعدہ ۱۳۷۰ھ، اگست ۱۹۵۱ء)۔
- تحریکِ ختمِ نبوت میں بصیرت افروز کردار (۱۳۷۲ھ، ۱۹۵۳ء)۔
- اسلامی قانونِ وراثت کی تصنیف (۱۳۷۲ھ، ۱۹۵۳ء)۔
- صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم کی ولادت (شعبان ۱۳۷۳ھ اپریل ۱۹۵۴ء)۔
- مرکزی انجمن فدایانِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) لائل پور کی تاسیس اور اسکی سرپرستی (ذی قعدہ ۱۳۷۳ھ، جولائی ۱۹۵۴ء)۔
- عُرس رضوی کی قبولیت کی بشارت (صفر ۱۳۷۴ھ، اکتوبر ۱۹۵۴ء)۔
- حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی سے خواب میں فیض لینا (۱۳۷۴ھ، جنوری ۱۹۵۵ء)
- امام احمد رضا کے محبوب سیّد ایوب علی رضوی کے لاہور میں سیلاب سے مکان کے انہدام پر ان کی مالی اعانت (ربیع الاوّل ۱۳۷۵ھ نومبر ۱۹۵۵ء)
- مرکزی سُنی رضوی جامع مسجد لائل پور کے لیے زمین کی الاٹمنٹ فرقِ باطلہ کی تردید میں سرگودھا میں پہلی تقریر (۱۳۷۵ھ، ۱۹۵۵ء)۔

Marfat.com

- زیارت مدینہ منورہ اور دوسرا حج مبارک (ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ، جون ۱۹۵۶ء)
- مولانا برہان الحق جبل پوری (خلیفہ امام احمد رضا) سے آخری بار ملاقات حج کے موقعہ پر مکہ معظمہ میں (ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ، جون ۱۹۵۶ء)۔
- شیخ الدلائل سید احمد بن محمد رضوان المدنی سے دلائل الخیرات کی اجازت (ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ، جولائی ۱۹۵۶ء)۔
- استاد محترم مولانا ذوالفقار علی دیال گڑھی کے چہلم میں لاہور میں شرکت —— (جمادی الاولیٰ ۱۳۷۶ھ، ۱۹۵۷ء)۔
- ہفت روزہ (ماہنامہ) رضائے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) گوجرانوالہ کی اولین اشاعت پر اظہارِ مسرت اور سرپرستی (رمضان المبارک ۱۳۷۶ھ اپریل ۱۹۵۷ء)
- ہفت روزہ سوادِ اعظم لاہور کی اولین اشاعت پر اظہارِ مسرت اور سرپرستی (ذی قعدہ ۱۳۷۷ھ، ستمبر ۱۹۵۸ء)۔
- ہفت روزہ آوازِ جبرئیل، کوٹ رادھا کشن کی اشاعت پر اظہارِ مسرت اور سرپرستی (ذی قعدہ ۱۳۷۸ھ، مئی ۱۹۵۹ء)
- مفتیٔ اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا (خلف اصغر اور خلیفہ امام احمد رضا بریلوی) کی طرف سے جمیع سلاسل طریقت کی اجازت و خلافت (ربیع الاول ۱۳۸۰ھ اگست ۱۹۶۰ء)۔
- خلف اکبر مولانا قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی کو جمیع سلاسل طریقت کی اجازت و خلافت (صفر ۱۳۸۱ھ، اگست ۱۹۶۱ء)۔
- بوجہ علالت تبدیلی آب و ہوا کے لیے ہری پور میں ورود مسعود (ربیع الاول ۱۳۸۱ھ، ۱۹۶۱ء)

Marfat.com

۱۳۸۱ھ، ستمبر ۱۹۶۱ء)۔

- خواب میں امام احمد رضا قدس سرہٗ سے مختلف علوم کی اجازتیں حاصل کرنا ___ (ربیع الاوّل ۱۳۸۱ھ، ستمبر ۱۹۶۱ء)۔
- لائل پور (فیصل آباد) میں عرس حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا اوّلین انعقاد (جمادی الآخری ۱۳۸۱ھ، نومبر ۱۹۶۱ء)۔
- خلفِ اکبر مولانا قاضی محمّد فضل رسول حیدر رضوی کو جمیع علوم متداولہ اور روایت حدیث کی اجازت (شعبان ۱۳۸۱ھ، ۱۹۶۱ء)۔
- بغرض علاج کراچی میں پہلی بار ورود مسعود (جمادی الآخری ۱۳۸۲ھ اکتوبر ۱۹۶۲ء)
- وصال مبارک، کراچی میں (یکم شعبان ۱۳۸۲ھ ۲۹ر دسمبر ۱۹۶۲ء رات ایک بجکر چالیس منٹ پر)۔
- لائل پور میں جسدِ مبارک پر انوارِ الٰہیہ کی نورانی محسوس پھوہار (۲ر شعبان ۱۳۸۲ھ، ۳۱ر دسمبر ۱۹۶۲ء قبل ظہر)۔
- آخری زیارت اور تدفین (۴ر شعبان ۱۳۸۲ھ، ۳۱ر دسمبر ۱۹۶۲ء بعد مغرب)

Marfat.com

کرامات

عارف باللہ الشیخ محمد آفندی ابن عابدین معروف بہ شامی (م ۱۲۵۲ھ / ۱۸۳۶ء) کرامت اور صاحبِ کرامت کی تعریف میں یوں فرماتے ہیں:

الکرامة ھی ظھور امر خارق للعادة علی ید عبد ظاھر الصلاح ملتزم لمتابعة نبی من الانبیاء مقترنا بصحیح الاعتقاد والعمل الصالح غیر مقارن لدعوی النبوۃ[1]

خلافِ عادت امر کا ظہور ایسی ہستی سے جس کا ظاہر صلاح سے مزین ہو، انبیاء میں سے کسی نبی علیہ السلام کی متابعت کرنے والا ہو، صحیح العقائد ہو، عمل صالح کرنے والا ہو اور دعویٰ نبوّت نہ کرنے والا ہو، کرامت کہلاتا ہے۔

اس مختصر جملہ میں حضرت علامہ شامی نے کرامت کی تعریف کے ساتھ صاحبِ کرامت ولی اللہ کی پہچان بھی کرادی ہے۔

عارف باللہ شیخِ طریقت حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی زندگی عزمِ راسخ، عالی ہمتی، اتباعِ سُنّت اور استقامت سے عبارت تھی۔ ایسی صفات کا حامل یقیناً ولیِ کامل ہوتا ہے۔ سعید طبائع اور قدسی ارواح ایسے بلند پایہ افراد کو

---

[1] اجابة الغوث ببیان حال النقباء والنجباء والابدال والاوتاد والغوث (رسائل ابن عابدین) مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء ج ۲ ص ۲۷۸

Marfat.com

احسانِ خُداوندی سمجھتے ہیں اور اپنی دینی و اُخروی بلکہ دنیوی امور بھی ایسی ذات قدسی صفات سے وابستہ کر لیتی ہیں۔ ولایت کا یہ وُہ معیار ہے جو متقدمین اولیاء اللہ کا شعار ہے۔ ایسی عزیز الوجود صفات کی موجودگی میں ظاہری کرامات لازمی نہیں سمجھی جاتیں۔ تاہم عوام النّاس کی آسان پہچان کے لیے حضرت شیخ الحدیث قدّس سرّہٗ سے خارق العادات کرامات کا ظہور بھی ہوا۔ ان خرقِ عادت امور سے عوام النّاس کو بھی آپ کے ولیٔ کامل ہونے کا یقین محکم ہو گیا۔ جدید فن سوانح نگاری میں خرقِ عادات کرامات کیلئے شاید کوئی اہمیّت نہیں۔ بعض شخصیات پر یہ اصُول درست طور پر منطبق ہے مگر بعض شخصیات وُہ ہیں جن کے لیے کچھ دیگر قواعد ہوتے ہیں۔ ایسا بھی ممکن ہے بعض سوانح نگار خرقِ عادات واقعات کو بعید از قیاس خیال کر کے نظر انداز کر دیں لیکن جن حضرات کی نظر علوم اسلامیہ پر ہے وُہ کرامات کے وجود اور اس کی اہمیّت سے صرفِ نظر نہیں کر سکتے۔ قرآن مجید، احادیثِ نبویہ اور اولیاء کاملین کے تذکرے خارق العادت کرامات سے پُر ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث قدّس سرّہٗ کی زندگی اگرچہ قال اللہ وقال الرّسول میں گزری۔ علوم دینیہ کی تبلیغ و تدریس آپ کی زندگی کا سب سے بڑا وظیفہ رہا۔ اس حوالہ سے آپ کی علمی حیثیّت غالب رہی، تاہم اکثر موقعوں پر آپ سے خرقِ عادت کرامات کا ظہور ہُوا جو اس امر کی دلیل ہے کہ آپ کی ذاتِ ولایت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھی۔ آپ کی خارق العادت کرامات اتنی کثیر ہیں کہ ان کا شمار میرے لیے ممکن نہیں اور نہ ہی اس کتاب میں ان کا بتمامہ ذکر مقصود ہے۔ کاش کوئی صاحبِ دل اس طرف متوجّہ ہو اور آپ کی کرامات کے واقعات کو جمع کر لے۔

Marfat.com

بطورِ برکت آپ کی چند کرامات کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

ایک مرتبہ دورۂ حدیث کے دوران شہید کی حیات کا مسئلہ بیان ہو رہا تھا۔ حضرت شیخ الحدیث قدّس سرّہٗ نے قرآن مجید اور احادیثِ طیبہ سے حیاتِ شہدا کا مدلّل بیان فرمایا۔ بعد ازاں تصوّف کے انداز میں بھی اس مسئلہ پر شرح و بسط سے روشنی ڈالی۔ مگر شریکِ درس ایک طالب علم مولانا مُحمّد سلیم نقشبندی (حال خطیب جھال خانوآنہ، فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ طالب علمی کے انداز میں میں نے چند سوالات وارد کیے۔ آپ نے ان سوالات کا جواب بھی دیا۔ آپ کے جوابات کچھ اس نوعیت کے تھے کہ میرے جسم کے اجزاء کانپ گئے۔ جسم میں حرکت نہ رہی۔ بالآخر میں نے عرض کیا کہ میں کروڑ مرتبہ توبہ کے بعد یہ عرض کرتا ہوں کہ حیاتِ شہداء پر ایمان ہونے کے باوجود یہ مسئلہ سمجھ میں نہیں آرہا۔ صرف اطمینانِ قلب چاہتا ہوں۔ حضرت کی عادتِ مُبارکہ یہ تھی کہ قرآن و حدیث کے مقابل میں اگر کوئی شخص اپنا عندیہ پیش کرتا، تو اکثر جلال کا اظہار فرماتے لیکن آج خلافِ عادت مُسکرا دیے اور فرمایا اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ کے محبوب پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم اور اولیاء کاملین کے صدقے تمہیں اپنے وقت پر اس مسئلہ کی سمجھ آجائے گی۔

مولانا مُحمّد سلیم نقشبندی بیان کرتے ہیں کہ چونکہ آپ علم و فضل کے ساتھ ساتھ بیکراں روحانیت و ولایت سے بھی ممتاز تھے۔ خدّام و تلامذہ کے علاوہ ملک کے طول و عرض سے مشائخ عظام بھی آپ کے ہاں تشریف لاتے تھے۔ مجھے یقین کامل تھا کہ آپ کی خصوصی توجّہ سے اس مسئلہ میں مجھے عین الیقین حاصل ہو جائیگا اس کا باعث ایک اور بھی تھا کہ میں آپ کے ہمراہ تبلیغی جلسوں میں حاضر ہوتا تھا۔

Marfat.com

اسی رات کو جب میں سویا تو قسمت بیدار ہو گئی۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی زیارت سے مشرف فرمایا گیا۔ حسبِ عادت آپ نے فرمایا، مولانا! سامان جلدی تیار کر لو، محفلِ پاک کا وقت قریب ہو گیا ہے۔ یہ نہ فرمایا کہ یہ محفل کہاں ہو گی، تانگہ لایا گیا۔ آپ سوار ہو گئے۔ میں بھی خادمانہ حیثیت سے سوار ہو گیا۔ بڑی دیر تک تانگہ چلتا رہا، اچانک ہم اس جگہ پہنچ گئے جو دو مسجدوں (سُنّی رضوی جامع مسجد اور شاہی مسجد) کے درمیان ہے، کیا دیکھتا ہوں کہ کثیر مجمع ہے، سینکڑوں اکابرِ ملّت موجود ہیں حضرت نے میری طرف توجّہ فرمائی اور ارشاد فرمایا، اس محفل مبارک میں حضور سیّدنا غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ، حضور سیّدنا شہاب الدّین سہروردی اور دیگر سلاسل کے عظیم المرتبت حضرات موجود ہیں، ادب ملحوظ رہے۔ حضرت شیخ الحدیث علیہ الرّحمہ نے حسبِ عادتِ اولیاء کاملین کے اسمائے گرامی بڑے ادب و احترام سے بیان فرمائے۔ یہ آپ کا طرّۂ امتیاز تھا۔ اولیاء کاملین سے میرا تعارف کرایا اور آپ سٹیج پر بیٹھ گئے۔ اولیاء کاملین نے آپ کو وعظ کے لیے ارشاد فرمایا۔ آپ نے کھڑے ہو کر وعظ کرنا چاہا مگر حضور سیّدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، آپ کرسی پر تشریف رکھیں۔ آپ نے عرض کیا، میرے لیے یہ کیسے روا ہے؟ ارشاد ہُوا جس طرح حضور نبیِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حضور حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعت خوانی کے لیے عرض کرتے تو ان کے لیے منبر بچھا دیا جاتا۔ چنانچہ حضرت شیخ الحدیث قدّس سرّہٗ کرسی پر جلوہ افروز ہوئے اور آپ نے آیتِ کریمہ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَات تلاوت فرمائی۔ ترجمہ کے بعد بُخاری شریف کی مؤیّد احادیث بھی پڑھیں اور حیاتِ شہدا

Marfat.com

کا بیان شروع فرمایا۔ دورانِ تقریر کبھی کبھی میری طرف بھی توجّہ فرماتے۔ ارشاد فرمایا، حیاتِ شہداء کا ثبوت نص قطعی سے ثابت ہے، جو اس کا منکر ہو وُہ دائرہ اسلام سے خارج ہے ـــــ ہے تم میں کوئی ایسا جو اپنی گردن کٹوا کر اسکا مشاہدہ کرنا چاہے اس پر ایک نوعمر لڑکا کھڑا ہُوا اور عرض کی کہ میں اپنی گردن اللہ تعالیٰ کی راہ میں کٹواتا ہُوں۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا چاقو تھا۔ آپ نے وُہ مجھے عنایت فرماتے ہوئے فرمایا کہ اس کی گردن قلم کردو۔ یہ چاقو کیا تھا گویا ایک مقناطیس تھا، ذراسے اشارہ سے اس نوعُمر کی گردن جُدا ہوگئی لیکن وُہ خود کھڑے کا کھڑا رہا، بلکہ کہہ رہا تھا کہ مَیں زندہ ہُوں میری حیات میں شک کرنیوالا بے ایمان ہے۔ اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث علیہ الرّحمہ نے دوسری مرتبہ اعلان کیا کہ ـــــ ہے کوئی اور جو اپنی گردن اللہ تعالیٰ کی راہ میں کٹوا کر حیات حاصل کرے۔ مولانا محمّد سلیم نے عرض کیا کہ حضور میں بھی شوق رکھتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے اسی چاقو سے اشارہ فرمایا کہ میری گردن سینہ سے جُدا ہوگئی لیکن اس کے باوجود میں زندہ ہُوں بلکہ تمام کائنات کا مشاہدہ کر رہا ہُوں۔ میں احباب سے کہہ رہا ہُوں کہ میری طرف دیکھو کہ میں زندہ ہُوں۔ اختتامِ محفل پر آپ واپس تشریف لائے۔ اچانک میری آنکھ کھُل گئی۔ سردی کا موسم تھا رات کے کوئی دو بجے کا عمل تھا۔ مشائخِ کرام کی جلوہ گری اور حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے وعظ اور میری شہادت اور حیات کے منظر سے دل میں سرُور اور لذّت کی کیفیّت بیان سے باہر تھی۔ کئی دن تک یہ سرُور و لذّت کی کیفیت رہی۔ صبح کو حسبِ معمول آپ نے حدیث کا سبق شروع کرایا، تو اسی حدیث سے جس میں حیاتِ شہداء کا بیان تھا۔ آپ نے نہایت مسرّت

Marfat.com

بھرے لہجے میں فرمایا، لاشك فيه، صدق الله جلّ جلالہٗ وصدق النّبیُ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم - ترچھی نگاہوں سے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا، کیوں مولوی سلیم! آیت کریمہ برحق ہے نا؟ کوئی شبہ تو نہیں؟ میں نے والہانہ انداز میں عرض کیا، کوئی شبہ نہیں - مولانا محمد سلیم نقشبندی بیان کرتے ہیں کہ مجھ ایسے کتنے حضرات ہیں جو آپ کے فیضان سے عین الیقین اور حق الیقین پا چکے ہیں - جب میں نے رات کو خواب کا واقعہ مولانا مفتی نواب الدّین مدرس ومفتی جامعہ رضویہ مظہر اسلام، لائل پور (فیصل آباد) سے بیان کیا، تو آپ نے فرمایا، ایسی باتیں تو حضرت کے لیے معمولی ہیں[1]

جناب قیوّم سلیم نائب صدر انجمن تاجران وچیئرمین زکوٰۃ وعشر کمیٹی فیصل آباد نے جناب شیخ بشیر احمد سابق چیئرمین بلدیہ فیصل آباد کی موجودگی میں بیان کیا کہ میری بیوی عسرِ ولادت کی وجہ سے بیمار ہو گئی - ڈاکٹروں نے علاج سے معذوری ظاہر کر دی - لیڈی ڈاکٹر منوّر سلطانہ اور لیڈی ہیلتھ وزیٹر منوّر سلطانہ نے بڑی کوشش سے علاج معالجہ کیا، مگر یہ بھی بے بس ہو گئیں - ادھر حالت یہ تھی کہ ایک ایک لمحہ میری بیوی کے لیے موت سے کم نہ تھا - طبّی امداد سے ہم مایوس ہو گئے - اس عالم یاس میں حضرت شیخ الحدیث قدّس سرّہٗ کے حضور حاضر ہوا اور ساری داستان عرض کی - آپ نے دُعا فرمائی، جس کی برکت سے میری بیوی کے ہاں توام بچے پیدا ہوئے - ایک لڑکا اور ایک لڑکی - لیکن چند دنوں کے بعد وہ دونوں بچے کیلے کی طرح خشک ہونے لگے - بیماری کے باعث ان کا جسم بھی

---

[1] روایت مولانا محمد سلیم نقشبندی، خطیب جھال خانوآنہ، فیصل آباد، ۱۶ ؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۶ھ

Marfat.com

خشک کیلے کی طرح گھٹنے لگا۔ رفتہ رفتہ وہ موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہو گئے۔ ہر قسم کا علاج معالجہ ناکام ہو گیا۔ میری بیوی نے سوچا کہ جن کی برکت سے ان کی ولادت آسان ہو گئی تھی، انہی سے ان کی تندرستی کے لیے دُعا کرانی چاہیے۔ چنانچہ میری بیوی حاضر ہوئی اور پردے میں رہتے ہوئے بچوں کی لاعلاج بیماری کے لیے دُعا کی استدعا کی۔ آپ نے دو بینگن منگوائے، انہیں دَم فرمایا اور ہدایت کی ان دونوں بچوں کو ان بینگنوں کے نیچے لٹا دیا کریں۔ الحمدللہ آپ کی دُعا اور دَم سے جُوں جُوں بینگن خشک ہوتے گئے تُوں تُوں وُہ دونوں بچے تندرست اور صحت یاب ہوتے گئے اور بحمدہٖ تعالیٰ دونوں بہن بھائی صاحب علم اور صاحبِ اولاد ہیں۔[1]

صوفی حاجی عبدالحفیظ حال مقیم گارڈن کالونی، فیصل آباد بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے چھوٹے لڑکے ...... کے گلے میں تربوز کا بیج پھنس گیا، یہ بیج خوراک کی نالی کی بجائے سانس کی نالی میں چلا گیا، جس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ لڑکے کو سانس لینا دشوار ہو گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اسے دمہ کی بیماری ہو گئی ہے، ہر چند کافی علاج کروایا مگر افاقہ نہ ہُوا اور نہ ہی مرض کی صحیح تشخیص ہو سکی۔

حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمہ ان دونوں حاجی مہرالدین مقیم ہرچرن پورہ فیصل آباد کے ہاں ایک دعوت پر تشریف لے گئے تھے۔ میرا مکان بھی اسی محلہ میں راستہ میں تھا۔ دعوت سے واپسی پر آپ نے خادم سے فرمایا کہ یہاں ہمارے صوفی صاحب کا لڑکا بیمار ہے اس کی تیمارداری کرنی چاہیے۔ دروازہ پر دستک

---

[1] روایت جناب قیوم سلیم، مقیم ۸۹ - بی گلبرگ، فیصل آباد - ۱۷ رجمادی الاولیٰ ۱۴۰۶ھ

Marfat.com

دی گئی - اندر سے جواب آیا کہ صُوفی صاحب دوکان پر ہیں - آپ نے باہر دروازہ پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا کہ صُوفی صاحب کے بچّے کے لیے دُعا فرمانی چاہیے - آپ نے دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے اور شفا کے لیے دُعا فرمائی - یہ نمازِ عصر کے بعد کا وقت تھا - شام کو جب صُوفی عبدالحفیظ صاحب واپس گھر آئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان کا بیمار بچّہ بالکل تندرست ہے - بچّے نے بتایا کہ تھوڑی دیر پہلے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ یہاں جلوہ افروز ہوئے اور انہوں نے کھڑے کھڑے ہی دُعا فرمائی جس کے نتیجے میں میری سانس کی نالی میں اٹکا ہُوا تربوز کا بیج چھینک سے باہر آگیا اور اب میں بالکل تندرست ہُوں - نہ سانس کی تکلیف ہے نہ بخار وغیرہ -

یہ حضرت شیخ الحدیث قدّس سرّہٗ کی دُعا کی برکت تھی کہ لاعلاج مریض فوراً شفایاب ہو گیا۔[۱]

مرشدِ برحق حضرت شاہ سراج الحق قدّس سرّہٗ کے ایک مرید کا لڑکا مُحمد اسحٰق نامی نہایت آوارہ منش تھا اور عاداتِ قبیحہ کا مرتکب ہو گیا - والد نے اُس کو بہت سمجھایا مگر اس پر کوئی اثر نہ ہُوا - والد بڑا پریشان ہُوا - اسے اپنی پریشانی کا حل یہ نظر آیا کہ اپنے لڑکے مُحمّد اسحٰق کو حضرت شیخ الحدیث قدّس سرّہٗ کا مُرید کرا دیا جائے - اس طرح شاید وُہ بُری حرکات سے باز رہے - پروگرام کے مطابق والد، مُحمّد اسحٰق کو لے کر حضرت شیخ الحدیث قدّس سرّہٗ کے پاس حاضر ہُوا اور بیعت کی درخواست کی - حضرت نے اسے بیعت فرما لیا - بیعت کے

---

[۱] روایت صُوفی عبدالحفیظ مقیم گارڈن کالونی، فیصل آباد -

Marfat.com

بعد آپ نے حسبِ عادت نماز، روزہ اور دیگر احکامِ شرعیہ کی پابندی کا حکم فرمایا۔ اس پر مُحمّد اسحٰق نے بے باکانہ جواب دیا کہ مجھ سے یہ توقع نہ رکھیں میں ایسا نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر آپ اپنی روحانی قوّت سے ایسا کروالیں تو اور بات ہے۔

بیعت کے بعد کچھ عرصہ تک مُحمّد اسحٰق اپنی پُرانی عادت پر قائم رہا، لیکن اچانک وُہ نماز، روزہ کا پابند بن گیا، بلکہ داڑھی بھی رکھ لی۔ جب اس سے والد نے اس کا باعث دریافت کیا، تو اس نے اپنا ایک خواب بیان کیا کہ ایک رات میں نے حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی مجلسِ مُبارک دیکھی۔ میں نے خیال کیا کہ میں بھی حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت سے مشرّف ہو لوں۔ اس ارادہ سے میں آگے بڑھا، تو حاضرینِ مجلس سے چند افراد اُٹھے اور انہوں نے مجھ سے پُوچھا کیوں اور کیسے بغیر اجازت یہاں آئے ہو؟ تمہیں معلوم نہیں کہ یہاں آنے والے کے پاس سرٹیفکیٹ کا ہونا ضروری ہے۔ یہ کہہ کر اُنہوں نے مجھے مارنا شروع کیا، میرے کندھے پر ڈنڈے برسائے، چنانچہ جب میں بیدار ہُوا تو واقعی میرے کندھے ضربوں سے چُور تھے۔ اس واقعہ کو میں نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی کرامت سمجھا۔ مُحمّد اسحٰق نے تمام بُرائیوں سے توبہ کرلی اب وُہ لاری اڈہ فیصل آباد میں ایک ہوٹل کا مالک صُوفی مُحمّد اسحٰق ہے۔[1]

مولانا مفتی مُحمّد امین مہتمم جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد، بیان کرتے ہیں کہ چند سال قبل گڑھی شاہو، لاہور میں دو متحارب فریقوں میں صلح کرانے کے لیے چوہدری بشیر احمد ایڈووکیٹ کے دفتر میں بیٹھا تھا۔ وکیل صاحب نے صُوفی

---

[1] قلمی یادداشت مولانا مفتی مُحمّد عبدالقیوم قادری ہزاروی لاہور۔

Marfat.com

معراج دین گڑھی شاہو، لاہور اور چودھری غلام رسول سے تعارف کرایا۔ چودھری غلام رسول گڑھی شاہو کے زمیندار ہیں۔ دوبئی میں کام کرتے ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے مرید تو نہ تھے، البتہ ان کی عقیدت، مریدوں سے کم نہ تھی چودھری غلام رسول نے بتایا کہ جب میں حج کے لیے جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ ان دنوں لائل پور حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے حضور اجازت کے لیے حاضر ہُوا۔ آپ نے بڑی مسرّت کا اظہار فرمایا۔ آپ نے میری خاطر و مدارات کی۔ الوداع ہوتے وقت آپ نے مجھے فرمایا کہ "جب مدینہ منوّرہ حاضری ہو تو باب جبرئیل کی طرف روضۂ انور کے قریب آپ کو ایک بزرگ ملیں گے، ان سے معانقہ کرنا"۔

چودھری غلام رسول بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ حاضری ہوئی۔ کئی روز اس بزرگ کی تلاش کی، مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ میری واپسی کی تاریخ قریب آ رہی تھی اور مجھے اس بزرگ کی ملاقات کی تمنّا زیادہ ہو رہی تھی۔ آخر ایک روز عشا کے بعد روضۂ انور کے قریب حاضر تھا، اچانک وُہ بزرگ نظر آئے۔ کشیدہ کاری والی ٹوپی پہن رکھی تھی۔ میں نے جی ہی جی میں کہا کہ واہ رے قسمت، معانقہ کا ارادہ فرمایا تو غور کرنے پر معلوم ہُوا کہ یہ بزرگ تو حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ ہیں۔ اس منظر سے میں بے خود ہو گیا۔ اپنے حواس پر قابو نہ رہا۔ اسی عالم میں روضۂ انور کی دیوار کے ساتھ لگ گیا۔ حسبِ معمول عشاء کے بعد شُرطے نمازیوں کو نکال رہے تھے، انہوں نے مجھے بھی نکالنا چاہا، میں نے ہاتھ کے اشارہ سے کہا کہ ذرا ٹھہریئے ذرا ہوش و حواس درست ہوئے تو ارادہ کیا کہ حضرت صاحب سے پُوچھوں کہ آپ یہاں کب تشریف لائے ہیں؟ مگر آپ وہاں نہ تھے۔ یاد رہے یہ واقعہ

Marfat.com

اس سال کا نہیں، جب آپ ۱۹۵۶ء کو حج پر گئے تھے [1]

چودھری محمد منیر نمبردار چک نمبر ۱۲۱ ج۔ب گوکھوال ضلع فیصل آباد بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ فروری ۱۹۶۰ء میں ہماری دعوت پر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ ہمارے ہاں تقریر کے لیے تشریف لائے۔ بعد نماز عشاء تقریر شروع ہوئی۔ اسی دوران گھرے بادل بن آئے۔ ایسا لگتا تھا کہ ابھی بارش ہونے والی ہے۔ ظاہر ہے بارش ہونے کی صورت میں جلسہ کا سارا نظام درہم برہم ہو جاتا، مگر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ نے تقریر کے ابتدا میں فرمایا:

"اے بادل کے فرشتے! آپ کو معلوم ہے کہ ذکر پاک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہم یہاں جمع ہیں۔ ہم سب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام ہیں تو بھی حضور علیہ السلام کا غلام ہے۔ جب تک ہم ذکرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں مشغول ہیں، تو بارش نہ برسا۔"

آپ نے یہ کہہ کر تقریر شروع کی۔ تقریر دو گھنٹے جاری رہی۔ اس دوران بارش کی ایک بوند بھی نہ گری۔ دراں حالیکہ گھرے بادل چھائے رہے۔ تقریر کے بعد رات کو خوب بارش ہوئی۔

اگلے روز جمعہ کے موقعہ پر بارش کے آثار تھے۔ سنی رضوی جامع مسجد میں کثیر مجمع حاضر تھا۔ بارش ہونے کی صورت میں صحن میں موجود نمازیوں کے لیے کوئی معقول انتظام نہ تھا۔ اس موقعہ پر بھی آپ نے وہی ارشاد فرمایا جو رات ہمارے ہاں بادل کے موکل فرشتہ سے کہا تھا، چنانچہ دورانِ نمازِ جمعہ بارش نہ

---

[1] روایت مولانا مفتی محمد امین۔ فیصل آباد۔ ۱۰ ربیع النور ۱۴۰۵ھ۔

Marfat.com

ہوئی۔ نماز کے بعد موسلا دھار بارش ہوئی [۱]

لائل پور میں مولوی عبدالرحمٰن دیوبندی مہتمم مدرسہ عربیہ اشرف المدارس محلہ گرونانک پورہ دیوبندی علماء کے ساتھ مل کر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی مخالفت میں پیش پیش تھا۔ آپ کے خلاف ہمیشہ بے سروپا الزامات کی اشاعت میں اپنی پوری کوشش کرتا رہا مگر ہر موقع پر اسے غضبِ خداوندی نے آگھیرا۔ مدرسہ عربیہ اشرف المدارس کا سالانہ اجلاس آپ کے خلاف منظم تحریک کے طور پر منعقد کروایا جاتا۔ ان اجلاسوں میں دیوبندی احراری علماء کو اس لیے دعوت دی جاتی کہ وہ اپنے بیانات میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی تبلیغی مساعی پر پانی پھیرنے کی ناپاک کوشش کریں۔ اللہ کی شان، انہیں ہر بار اپنے منصوبے پر ناکامی کا مُنہ دیکھنا پڑا۔

۱۹ ر تا ۲۱ ر شعبان المعظم ۱۳۷۳ھ ر ۲۳ تا ۲۵ ر اپریل ۱۹۵۴ء کو مدرسہ عربیہ اشرف المدارس لائل پور کا پانچواں سالانہ اجلاس منعقد ہوا۔ جلسہ کی نشست گاہ دھوبی گھاٹ مقرر تھی، موسم بالکل صاف تھا، ان دنوں (اواخرِ اپریل) بارش کا امکان نہ تھا، مگر دورانِ تقریر ایسی آندھی آئی اور اولے پڑے کہ جلسہ کا مکمل انتظام درہم برہم ہو گیا۔

اسی طرح مدرسہ مذکور کا چھٹا سالانہ جلسہ ۱۶ ر تا ۱۸ ر شعبان المعظم ۱۳۷۴ھ ۱۰ ر تا ۱۲ ر اپریل ۱۹۵۵ء دھوبی گھاٹ میں منعقد ہوا۔ ۱۱ ر اپریل کو قاری عبدالحق کی زیرِ صدارت قاری محمد حسین دیوبندی تقریر کر رہے تھے۔ سُنّیت کی تردید اور

---

[۱] روایت چودھری محمد منیر نمبردار، چک نمبر ۱۲۱ ج۔ب فیصل آباد، ۱۰ ر ربیع النور ۱۴۰۵ھ۔

Marfat.com

دیوبندیت کی تبلیغ کے لیے امسال قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند (بھارت) بھی مدعو تھا۔ قاری محمد حسین کی تقریر کے دوران قاری طیب جلسہ میں آئے۔ قاری طیب کے آنے پر جلسہ گاہ میں ایسی بھگدڑ مچ گئی کہ تمام انتظام معطل ہو گیا۔ بار بار کی اپیل کے باوجود مجمع سے انتشار ختم نہ ہوا۔ آخر ناظم جلسہ کو اعلان کرنا پڑا کہ قاری محمد طیب کی تقریر کل ۱۰ بجے صبح ہو گی۔ اسی دوران یہ آواز بھی سنائی دی گئی کہ یہ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی کرامت ہے۔[1]

مولانا محمد اشرف خطیب منڈی واربرٹن ضلع شیخوپورہ۔ ۲۷ ستمبر ۱۹۵۵ء کو حج سے واپسی کے بعد لائل پور حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی زیارت کے لیے حاضر ہوتے۔ حضرت نے ان کے اعزاز میں بعد نماز عشار شاہی مسجد میں ایک جلسہ کا اہتمام کروایا۔ جلسہ میں مولانا محمد شریف نے اپنا حج پر جانے کا واقعہ یوں بیان فرمایا کہ کچھ عرصہ پہلے میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ العالی کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا ماجرا پیش کیا۔ آپ نے فرمایا، مولانا! آپ کے گناہوں کی مغفرت دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہو گی۔ دوسری مرتبہ حاضر ہوا، حجرہ مبارکہ میں بیٹھ کر رو رہا تھا۔ حضرت نے میری پشت پر دستِ شفقت رکھا اور فرمایا، دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری ہو گی اور آپ کے سارے گناہ دھل جائیں گے۔ تیسری مرتبہ حاضری ہوئی آپ نے فرمایا، اب دربار رسالت مآب[2] میں ضرور حاضری ہو گی۔ حج کی درخواست دے دو۔

مولانا بیان کر رہے تھے کہ میں بے زر تھا حتّٰی کہ ان دنوں مشاہرہ بھی نہ

---

[1] نقل رجسٹر کارروائی اجلاس ہائے مخالفین۔ مخزونہ کتب خانہ شیخ الحدیث۔ فیصل آباد۔
[2] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

Marfat.com

مل رہا تھا ۔ مالی حالت کی یہ کیفیت تھی کہ روزمرہ کے اخراجات کے لیے ادھار لے رکھا تھا ۔

آپ نے جب حج کی درخواست جمع کرانے کا حکم فرمایا ، اس وقت صرف دو دن باقی تھے کہ جن میں درخواست جمع کروائی جا سکتی تھی ۔ ان دنوں چونکہ درخواست پر فوٹو کی پابندی نہ تھی ، بلکہ کسی مجسٹریٹ کی تصدیق بھی کافی تھی ۔ میں چونکہ فوٹو کے جواز کا قائل نہ تھا ۔ تصدیق کے لیے مجسٹریٹ کے پاس کچہری پہنچا ۔ اس روز نہ ملا ، دُوسرے روز مجسٹریٹ مل گیا اور تصدیق کا کام بھی آسانی سے ہو گیا ۔ درخواست فارم بھی وقت پر جمع ہو گیا اور زادِ راہ کا انتظام بھی بآسانی ہو گیا ۔ یہ سب کرامت تھی حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ کی[1] ۔

ڈاکٹر محمد اسلم حال مقیم سید پور راولپنڈی بیان کرتے ہیں کہ لائل پور کے قیام کے عرصہ میں میری عادت یہ تھی کہ حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمہ جب بھی نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے باہر تشریف لے جانے کا قصد فرماتے ، تو آپ کا جوتا میں حاضر کرتا ۔ ایک روز بارش کی وجہ سے آپ کی نعلین بھیگ گئی ۔ میں نے جیب سے رومال نکالا اور نعلین کو خشک کیا ، یہ رومال میرے لیے تبرک بن گیا ۔

ایک مرتبہ جب میں پنجاب یونیورسٹی کا پروفیسر تھا ، دل میں رسُول اکرم نبیِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی انتہائی تڑپ تھی ۔ طبیعت اس تشنگی میں اکثر مضطرب رہتی تھی ۔ ایک مرتبہ رات کو نمازِ عشاء کے بعد سر پر عمامہ باندھا اور اس میں وہی مذکورہ رومال ، جس سے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی

---

[1] قلمی یادداشت ڈاکٹر محمد اسلم ایم ایس سی انچارج افسر آب رسانی اسلام آباد ۔

Marfat.com

نعلین کو خشک کیا تھا، باندھ دیا۔ مصلّٰی پر مدینہ منورہ کی طرف رُخ کر کے کھڑا ہو گیا اور دُرود شریف کا ورد شروع کر دیا۔ دل میں یہ تہیہ کر لیا کہ جب تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نہ ہوگی، نہ بیٹھوں گا اور نہ لیٹوں گا دُرود شریف پڑھتے پڑھتے کافی وقت گزر گیا۔ اچانک اونگھ آگئی اور پتہ بھی نہ چلا کہ کب اور کیسے مصلّٰی پر گر گیا ہوں۔ اسی دوران سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کرم فرمایا اور زیارت سے مشرف فرمایا۔ بڑے جاہ و حشم سے تشریف فرما ہیں اور کسی کی آمد کے منتظر ہیں۔ چند ہی لمحوں بعد ایک با جمال و با کمال ہستی حاضرِ بارگاہ ہوئی ایسا معلوم ہُوا کہ آنے والے دربار داتا حضور کی طرف سے ہو کر آئے ہیں۔ یہ آنیوالے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ تھے جو حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بڑے مؤدب حاضر ہوئے۔ جب بیدار ہُوا تو رومال والی پگڑی سر سے الگ ہو چکی تھی اور اس جگہ پڑی تھی جہاں پر جمال جہاں آرا کا مشاہدہ کراتے وقت آپ تشریف فرما تھے۔[۱]

درسِ حدیث میں وقفہ کے دوران حاضرین میں سے کسی نے جرأت کی اور عرض کی کہ آپ کو سرکارِ بغداد حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ سے انتہائی عقیدت ہے پھر بغداد شریف کیوں حاضر نہیں ہوتے۔ حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمۃ نے فرمایا، وہاں جانے کے لیے پاسپورٹ پر تصویر لگانا پڑتی ہے جو جائز نہیں۔ ویسے ہماری حاضری ہوتی رہتی ہے۔

اسی دوران اس شخص کو اُونگھ آگئی۔ ایسی حالت میں اس پر وجد طاری ہو گیا

---

[۱] قلمی یادداشت ڈاکٹر محمد اسلم مقیم راولپنڈی، مملوکہ فقیر قادری عفی عنہ۔

Marfat.com

چیخیں مارتا ہُوا بے ہوش ہوگیا۔ کچھ دیر بعد جب اسے افاقہ ہُوا تو وہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے قدموں میں گر گیا اور معافی مانگنے لگا۔ آپ نے اسے خاموش رہنے کی تلقین فرمائی۔ دورۂ حدیث کے بعد حاضرین نے اس سے بیہوش ہونے کا سبب دریافت کیا۔ اس نے بتایا کہ جب میں نے جرأت کرکے بغداد کی حاضری سے متعلق دریافت کیا، تو اونگھ میں دربارِ غوثیت مآب رحمۃ اللہ علیہ کی حاضری نصیب ہوگئی۔ دیکھا کہ اولیاء کاملین کا مجمع ہے اور حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ وہاں موجود ہیں۔ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مجمع میں انہیں کو دیکھ کر وجد میں آگیا اور مجھے اپنی غلطی کا احساس ہُوا، ندامت ہوئی کہ میں نے کس قسم کی جرأت کی۔ میں ان کو ایسے مشورے دے رہا ہُوں جو دربارِ غوثیت مآب رحمۃ اللہ علیہ کے حضوری ہیں۔[1]

جناب چودھری مختار احمد انور ایڈووکیٹ، فیصل آباد، حال مقیم اسلام آباد بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ شاہین ایکسپریس گاڑی سے کراچی تشریف لے جا رہے تھے۔ بندہ خود اور دیگر بہت سے احباب لائل پور اسٹیشن پر آپ کو الوداع کہنے کے لیے موجود تھے۔ نماز عصر کا وقت ہوگیا۔ ادھر گاڑی کی روانگی کا وقت ہوگیا۔ گاڑی نے وسل کر دیا، لیکن آپ نے ارشاد فرمایا، پلیٹ فارم پر نماز پڑھیں گے، کوئی فکر نہیں گاڑی نہیں جائے گی، چنانچہ پلیٹ فارم پر نماز باجماعت ہوئی، سگنل ہو چکا تھا، گاڑی مسلسل وسل کر رہی تھی، مگر جب تک نماز ختم نہ ہوئی گاڑی نہ چلی۔ جب حضرت صاحب فسٹ کلاس میں بہ اطمینان سوار

---

[1] قلمی یادداشت ڈاکٹر محمد اسلم مقیم راولپنڈی۔

Marfat.com

ہو گئے تو گاڑی چل پڑی - ہمیں خیال ہُوا کہ شاید ریلوے کا کوئی ذمّہ دار افسر آپ کا معتقد ہو گا اس لیے گاڑی نے انتظار کیا ۔ مگر بعد میں معلوم ہُوا کہ کوئی عارضی نقص پیدا ہو گیا تھا ، اس لیے گاڑی آپ کے نماز پڑھنے تک رُکی رہی۔[1]

موصوف الذکر بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ملنے والے سرنگیر کے ایک رئیس ہمارے ہاں لائل پور میں تشریف لائے - ان کی اہلیہ کو کچھ دیرینہ مرض تھا ، بلکہ انہیں گمان تھا کہ آسیب وغیرہ کا کوئی اثر ہے - میں نے کہا کہ میں ابھی آپ کو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے پاس لیے چلتا ہُوں ، انشاء اللہ تعالیٰ افاقہ ہو جائے گا ۔ میں نے اپنے مُنشی شوکت علی کو بھیجا کہ پتہ کرے کہ حضرت صاحب گھر موجود ہیں ؟ اگر موجود ہیں تو انہیں ملنے کے لیے حاضر ہونے کی اجازت لے کر آئے ۔ چند منٹ بعد میرا منشی بھاگتا ہُوا آیا اور کہنے لگا کہ حضرت صاحب آپ کی طرف آ رہے ہیں - میں اسے ناراض ہوا کہ تم نے غلطی کی - حضرت صاحب کو کیوں تکلیف دی ، ہم خود حاضر ہونا چاہتے تھے - مُنشی نے کہا کہ حضرت صاحب تو پہلے ہی آپ کی طرف آ رہے تھے اور مجھے دیکھ کر انہوں نے فرمایا کہ ہم چودھری صاحب کی طرف جا رہے ہیں ، اتنے میں حضرت صاحب جلوہ افروز ہوئے اور مہمان مریضہ کو دم کیا - آپ کی برکت سے وُہ صحت یاب ہو گئی۔[2]

موصُوف الذکر بیان کرتے ہیں کہ میں اور خان مُحمّد عمر خان ایڈووکیٹ حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمہ کے ساتھ نماز تراویح ادا کیا کرتے تھے - نماز تراویح سے فارغ ہو کر میں اپنے گھر آ جایا کرتا تھا اور خان صاحب اپنے گھر

---

[1] قلمی یادداشت چودھری مختار احمد انور ، ایڈووکیٹ ، مقیم اسلام آباد محررہ ۱۲ مئی ۱۹۸۵ء -
[2] ایضاً -

Marfat.com

چلے جاتے۔ ایک روز خان صاحب کہنے لگے کہ آج نمازِ تراویح کے بعد جھنگ بازار والے صوفی کی دُکان سے تازہ جلیبی کھائیں گے۔ نمازِ تراویح کے اختتام اور نمازِ وتر سے قبل ایک طالب علم نے مجھے آکر کہا کہ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ نماز کے بعد اُن کو مل کر جائیں۔ گرمی کا موسم تھا، میں اور خان صاحب حضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق اُوپر چھت پر چلے گئے جہاں پر حضرت صاحب اکثر ملاقات فرمایا کرتے تھے۔ اتنے میں صُوفی کی دُکان سے تازہ جلیبی آئی حضرت صاحب بھی تشریف لے آئے اور فرمانے لگے کہ صُوفی کی دُکان کی تازہ جلیبی کھائیں۔

موصوف الذکر بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب میں نمازِ تراویح کے لیے حضرت صاحب کے پاس جانے لگا، تو میرا لڑکا بضد ہُوا کہ وُہ بھی ساتھ جائیگا۔ میں نے سوچا کہ وقت زیادہ لگتا ہے، چھوٹے سے بچّے کو کون سنبھالے گا۔ بچّے کی والدہ مجھے کہنے لگی کہ آپ بچّے کے لیے حضرت صاحب سے پھُولوں کا ہار لائیں میں نے کہا ٹھیک ہے، میں ہار لاؤں گا۔ اس پر بچّہ راضی ہوگیا۔ جب میں مسجد پہنچا تو آندھی چلی اور بجلی فیل ہوگئی، ابھی نمازِ عشا شروع نہ ہوئی تھی کہ ایک طالب علم اندھیرے میں پوچھتا پھر رہا تھا کہ وکیل صاحب کہاں ہیں۔ اندھیرے میں اُس کی آواز سُن کر میں نے اسے اپنے پاس بلا لیا اور پوچھا کیا بات ہے؟ اُس نے کہا کہ حضرت صاحب نے آپ کے بچّے کیلئے پھُولوں کا ہار بھیجا ہے۔ میں نے وُہ ہار لے لیا اور نماز کے بعد بچّے کے لیے گھر لے گیا[1]۔

موصوف الذکر ہی بیان کرتے ہیں کہ مخالفینِ اہلِ سُنّت نے حضرت شیخ الحدیث[2]

[1] قلمی یادداشت چودھری مختار احمد انور ایڈووکیٹ، محررہ ۱۲ر مئی ۱۹۸۵ء۔
[2] قدس سرہٗ۔

Marfat.com

کے خلاف بہت سازشیں کیں، مگر بحمدہٖ تعالیٰ سب ناکام رہیں۔ ایک دفعہ موسم سرما میں رات کے گیارہ بجے ایک شخص جامعہ رضویہ میں آیا اور کہنے لگا کہ حضرت صاحب سے ملاقات کرنی ہے۔ اس وقت حضرت صاحب اکیلے جامعہ کی بالائی منزل کے ایک کمرہ میں محوِ مطالعہ تھے۔ طالب علموں نے کوئی احتیاط نہ کی اور اس شخص کو حضرت صاحب کے کمرہ میں بھیج دیا۔ اس شخص نے چادر اوڑھی ہوئی تھی اور ایک خنجر اس میں چھپایا ہُوا تھا۔ وُہ حضرت صاحب پر قاتلانہ حملہ کی نیّت سے آیا تھا۔ جب وُہ کمرے میں داخل ہُوا تو آپ کی ہیبت سے تھرتھر کانپنے لگا۔ حضرت صاحب نے پُوچھا کیا بات ہے؟ اس وقت اس کا چُھپا ہُوا خنجر زمین پر گر پڑا۔ وُہ شخص رونے لگا۔ بڑی عاجزی سے معافی مانگنے لگا۔ حضرت صاحب نے اسے معاف فرما دیا۔ اسی وقت وُہ شخص آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہو گیا۔ اس شخص کے بتانے پر انکشاف ہُوا کہ مخالفینِ اہلِ سُنّت نے علمی محاذ پر شکستِ فاش کھا کر آپ کو قتل کرنے کی سازش کی ہے[۱]

قدوۃ العارفین حضور داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرّہٗ کے مزار پُر انوار سے اہلِ عقیدت کی توجّہ ہٹانے کے لیے مولوی احمد علی امیر انجمن خدّام الدین، شیرانوالہ لاہور، نے ایک چال چلی اور اعلان کیا کہ حضرت داتا گنج بخش قدس سرّہٗ کا مزار بادشاہی مسجد کے بالمقابل ہے۔ موجودہ مزار حضرت داتا گنج بخش قدس سرّہٗ کا نہیں مولانا احمد علی نے اپنی متعدّد تقاریر میں کہا کہ انہیں شاہی قلعہ لاہور میں انوار برستے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ متعدّد بار ان سے وضاحت طلب کی گئی، تو انہوں نے بتایا

---

[۱] قلمی یادداشت چودھری مختار احمد انور ایڈووکیٹ، محررہ ۱۲ر مئی ۱۹۸۵ء۔

Marfat.com

کہ یہ انوار حضور داتا گنج بخش مظہرِ نورِ خُدا فیضِ عالم پر برستے ہیں جو اس قلعہ میں مدفون ہیں۔ مزید وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے بیان کیا :

"مجھے خُدا تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے طفیل جو نُورِ فراست بخشا ہے، اس کی بنا پر کہہ سکتا ہُوں کہ یہ راز میرے سینے میں لوحِ محفوظ کی طرح محفوظ ہے کہ حضرت داتا صاحب کا مزار کس جگہ ہے اور میں بحمد اللہ اس بات پر قادر ہُوں کہ آپ کو اُنگلی رکھ کر یہ بتا سکوں کہ آپ کا سر کہاں اور پاؤں کہاں ہیں۔" [۱]

انھی ایّام میں حضرت شیخ الحدیث قدّس سرّہٗ نے شیرانوالہ دروازہ لاہور میں ایک جلسہ کے خطاب کے دوران مولوی احمد علی کی اس سازش سے لوگوں کو آگاہ فرمایا :

چراغے را کہ ایزد برفروز
ہر آں کو تف کند ریشش بسوزد

آپ نے مولوی احمد علی کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا، اے وہابی! آ میرے ساتھ چل کر موجودہ دربار داتا میں قبرِ انور کے سامنے کھڑا ہو، اگر حضور داتا صاحب نے قبر سے اُٹھ کر فرما دیا کہ میری قبر یہی ہے تو مان لینا اور اگر حضور داتا صاحب نے قبر سے اُٹھ کر نہ فرمایا تو میں خود اعلان کروں گا کہ اے لوگو! آؤ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری قدّس سرّہٗ کی قبرِ مُبارک قلعہ میں ہے۔

حضرت شیخ الحدیث قدّس سرّہٗ کے اس پُر اعتماد بیان نے مولوی احمد علی کو

---

[۱] روزنامہ آفاق۔ لاہور یکم فروری ۱۹۵۹ء، ص ۲۔ بحوالہ ہفت روزہ رضائے مصطفےٰ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) ۔ گوجرانوالہ ۔ ۴ رشعبان ۱۳۷۸ھ، ص ۷ ۔

Marfat.com

حیرت میں ڈال دیا۔ اب اس کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ رہا کہ خود اعلان کرے کہ موجودہ مزار داتا صاحب کا ہی ہے۔[1]

حاجی نیک محمد خازن مسجد سبحان اللہ، غلام محمد آباد، فیصل آباد کی پہلی زندگی گناہوں سے آلودہ تھی۔ سینما بینی کی عادتِ بد انہیں ایسی تھی کہ ہر ہفتہ اسے پورا کرتے۔ اسی حالت میں وہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی خدمت میں بھی کبھی کبھی حاضر ہوتے۔ ایک موقعہ پر آپ نے حاجی صاحب مذکور سے دریافت فرمایا کہ آپ سینما تو نہیں دیکھتے۔ حاجی صاحب خاموش رہے۔ آپ نے فرمایا کہ جتنے پیسے تم سینما بینی پر خرچ کرتے ہو انہیں بچا لیا کرو اور کچھ پیسے اور ملا کر لاہور حضور داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کے مزار پر حاضری دے لیا کرو۔

حضرت صاحب کے ان کلمات میں کچھ ایسی تاثیر تھی کہ حاجی صاحب اسم بامسمّٰی بن گئے۔ سینما بینی کی عادت ترک کر دی۔ نماز پنجگانہ کے عادی بن گئے اور دربار داتا میں اکثر حاضری دینے لگے۔[2]

---

[1] روزنامہ زمیندار، لاہور ۵ر فروری ۱۹۵۹ء بحوالہ ہفت روزہ رضائے مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)، گوجرانوالہ۔ ۴ر شعبان المعظم ۱۳۷۸ھ، ص ۷۔

[2] روایت مولانا محمد بخش، مدرس جامعہ رضویہ، فیصل آباد۔ ۱۲ر ربیع الآخر ۱۴۰۶ھ۔

Marfat.com

در زندگی تو لاف کرامت چہ می زنی
ایماں اگر بگور بُری صد کرامت است

جناب بابو عبدالرشید بھوانوی، کالونی ملز اسمٰعیل آباد ملتان میں اوورسیئر کے عہدے پر فائز تھے اور تیس برس سے زائد عرصہ ہُوا وہیں مقیم تھے۔ حضرت محدثِ اعظم قدس سرہ جب بھی ملتان تشریف لے جاتے تو بسا اوقات اسمٰعیل آباد میں بابو عبدالرشید بھوانوی کے ہاں قیام فرماتے۔ اوورسیئر مذکور کی عادت تھی کہ جب بھی حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ العزیز ان کے ہاں قیام کے دوران غسل فرماتے تو وُہ استعمال شدہ کپڑے تبرک کے طور پر اپنے پاس رکھ لیتے اور نئے کپڑوں کا جوڑا پیش کرتے۔

اوورسیئر صاحب مذکور کسی جھوٹے مقدمہ میں ملوّث ہو گئے۔ کافی عرصہ مقدمہ چلتا رہا لیکن فیصلہ نہ ہُوا۔ کافی وقت بھی خرچ ہُوا، سرمایہ بھی ضائع ہُوا، اس لیے اوورسیئر صاحب کافی پریشان رہنے لگے۔ ایک دن انہوں نے تازہ وضو کیا، مصلّٰے بچھایا، دو رکعت نماز نفل ادا کر کے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی استعمال شدہ بنیان سامنے رکھی، بعدہ ہاتھ اُٹھا کر بارگاہِ خُداوندی میں بصد عجز و نیاز یوں دُعا مانگی:

"اے خُدائے قدوس! میرے سامنے تیرے ولیِ کامل کی بنیان ہے، جس کی یہ بنیان ہے وُہ تیرا محبوب و مقبول ہے۔ بلکہ فنا فی الرسول ہے۔ لٰہذا اپنے ولیِ کامل کی اس بنیان کے صدقے میری مشکل اور پریشانی اسی طرح حل فرما جس طرح تُو نے محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی مشکل حل فرمائی تھی۔

Marfat.com

"تاکہ اس جھوٹے الزام اور مقدمہ میں میری نجات ہو جائے۔"

بعد ازاں بابو عبدالرشید آئندہ پیشی بھگتنے جب کچہری میں گئے تو جج نے انہیں مقدمہ سے باعزت بری کر دیا۔ اس طرح ان کی دیرینہ مشکل حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی استعمال شدہ بنیان کی برکت سے حل ہو گئی۔

یاد رہے کہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ العزیز کا جب بھی تذکرہ چھڑتا ہے تو بابو عبدالرشید اس واقعہ کو بڑے محبت بھرے انداز میں پیش کرتے ہیں۔[۱]

لائل پور (فیصل آباد) کے غیر مقلدین نے دھوبی گھاٹ میں "اہل حدیث کانفرنس" منعقد کر کے محبوبانِ الٰہی بالخصوص حضرت سیدنا امام الائمہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کی شانِ رفیع میں اپنے بغضِ باطنی کا اظہار کھل کر کیا۔ اس کے جواب میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ نے باوجود علالتِ طبع کے ایک عظیم الشان تین روزہ اجتماع کا اہتمام کروایا۔ اس روحانی و تبلیغی اجتماع کے لیے متعدد نام احباب نے تجویز کیے۔ آپ نے فرمایا، —— "ایسا ہی ہونا چاہیے کہ مخالفین اس کے نام سے بھی جلیں اور کام سے بھی۔"

چنانچہ اس کا نام آپ کی تجویز پر "عرس[۲] امام اعظم ابو حنیفہ قدس سرہٗ العزیز" طے پایا۔ یہ عظیم الشان اجتماع ۹ تا ۱۱ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۱ھ، ۲۴ تا ۲۶ نومبر ۱۹۶۱ء کو دھوبی گھاٹ میں منعقد ہوا۔[۳] اس عظیم الشان اجتماع کی نظیر لائل پور کی تاریخ

---

[۱] قلمی یادداشت محمد رفیق شاہد القادری محرر جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد۔ مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

[۲] روایت مولانا پیر محمد فضل رسول حیدر رضوی، زیب آستانہ عالیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کہ اس خوبصورت اشتہار کی نظیر اشاعتی میدان میں شاید ہی مل سکے۔ فقیر قادری عفی عنہ۔

[۳] روایت مولانا پیر قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی مدظلہٗ۔

Marfat.com

میں نہیں ملتی۔ "عرس امام اعظم رحمہ اللہ" کے اس اجلاس میں ملک بھر کے بے شمار جید مشائخ عظام اور جلیل القدر علمائے کرام نے شرکت فرمائی۔ عرسِ مذکورہ کیلئے خوبصورت کتابت، عمدہ کاغذ اور اعلیٰ طباعت کے ساتھ طویل و عریض اشتہار شائع فرمایا۔

عُرس امام اعظم ابو حنیفہ قدس سرہ کے اس اوّلین انعقاد پر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے ارشاد فرمایا:

"اب یہ عُرس مُبارک ہمیشہ ہوتا رہے گا۔"

وصال کے بعد یہ راز کھلا کہ واقعی عُرس امام اعظم اور عُرس محدث اعظم قدس سرہما العزیز یکجا بڑے تزک و احتشام کے ساتھ ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا انشاء اللہ العزیز۔

مولانا حافظ عبدالرشید جھنگوی مدظلہ العالی خطیب مرکزی سُنی رضوی جامع مسجد فیصل آباد بیان فرماتے ہیں کہ جن دنوں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ العزیز جامعہ رضویہ مظہر اسلام، مسجد بی بی جی مرحومہ بریلی میں دورۂ حدیث شریف پڑھایا کرتے تھے۔ میں نے بھی آپ سے وہاں دورۂ حدیث شریف پڑھا ہے۔ مستقل دار الحدیث نہ ہونے کی بنا پر طلبہ دورۂ حدیث شریف ایک برآمدے میں بیٹھ کر پڑھتے تھے۔ دورانِ تدریس بارہا ایسا ہوتا کہ دن کی روشنی میں برآمدے میں ایک ایسا نُور ظاہر ہوتا جس سے سُورج کی روشنی مدھم پڑ جاتی۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی تدریس کی برکت سے دن میں ایک دو مرتبہ ایسا نُور ظاہر ہوتا تھا۔[1]

---

[1] قلمی یادداشت صوفی عمر دراز قادری، مقیم پرانی غلہ منڈی فیصل آباد، محررہ ۹ ستمبر ۱۹۷۴ء۔ مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

Marfat.com

لائل پور (فیصل آباد) میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ العزیز کی تشریف آوری سے شہر کے کونے کونے میں محافل میلاد شریف منعقد ہونے لگیں۔ لوگ جوق در جوق ان محافل مبارکہ میں شریک ہو کر اپنے ایمانوں کی جلا کا ساماں مہیا کرتے مجمع حدِ نگاہ تک پھیل جاتا، جس میں کوئی تلاطم نہ ہوتا۔ اگر کوئی موج اُٹھتی تو وہ نعرہ تکبیر اور نعرۂ رسالت کی ہوتی۔ آپ کی نُورانی تقاریر میں بالعموم شعر و شاعری نہ ہوتی تھی۔ اسی نوعیت کی ایک محفلِ میلاد کا انعقاد گھنٹہ گھر جھنگ بازار میں کیا گیا۔ بعد نمازِ عشا نعت خوانی کے بعد آپ کا نُورانی بیان شروع ہُوا۔ خُطبہ مسنونہ کے بعد آپ نے فرمایا:

"حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نُور ہیں مگر بے مثل۔ اور بشر بھی بے مثل ہیں۔ نہ انسانوں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مثل ہے اور نہ نُوریوں میں ایسا کوئی نُور ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مثل ہو ......"

تقریر جاری تھی، تقریبًا آدھ گھنٹہ بعد آپ کی توجہ دائیں طرف لگی ہوئی ایک ٹیوب کی طرف ہوئی، یہ ٹیوب کسی فنی خرابی کے باعث کبھی جلتی، کبھی بُجھ جاتی تھی۔ آپ نے ٹیوب کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا:

"ارے ٹیوب! تو کبھی جلتی ہے، کبھی بجھتی ہے۔ حضور اکرم نُورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کے نُورِ مُبارک سے تمام جہاں روشن ہو گیا —— اور تو کیوں ناشکر بنتی ہے۔ خبردار! خبردار! تو بجھی تو ......"

آپ کے اس ارشاد سے نعرۂ رسالت کی گونج پڑ گئی۔ تمام حاضرین نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ ٹیوب اختتامِ جلسہ تک متواتر روشن رہی۔[1]

---

[1] قلمی یادداشت صوفی عمر دراز قادری، مقیم پرانی غلہ منڈی، فیصل آباد۔ محررہ ۹ ستمبر ۱۹۸۰ء۔ مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

جناب محمد ابراہیم قادری رضوی مقیم چک نمبر ۵، کمال پور، لاٿل پور نے بتایا کہ ایک مرتبہ وہابیوں نے ایک لمبا چوڑا سوال نامہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی خدمت میں بھیجا۔ اس سوال نامہ میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ بابرکات پر اعتراضات لکھے تھے اور ساتھ ہی لکھ بھیجا کہ:

"اگر ان اعتراضات کا جواب آپ دے دیں تو ہماری عورتوں کو طلاق۔
اور اگر آپ جواب نہ دے سکیں تو آپ کی بیوی کو طلاق"۔

اس سوال نامہ پر بہت سے وہابی مولویوں نے دستخط کیے تھے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ العزیز نے اس کا انکشاف جمعۃ المبارک کے موقعہ پر کیا اور وہابیوں کی جہالت کو بے نقاب کیا کہ اگر جواب دے دیئے تو ان کی عورتوں کو طلاق ہو جائے گی اور یقینی ہو جائے گی کہ انہوں نے اسے تسلیم کیا ہے۔ اور اگر بالفرض ان سوالوں کے جواب نہ دے سکوں تو میری اہلیہ کو ہرگز (ان کے کہنے کے مطابق) ہرگز طلاق نہ ہوگی۔ کیوں کہ اسے میں نے تسلیم ہی نہیں کیا۔ وہابیوں کا یہ لکھنا سراسر جہالت ہے۔

پھر فرمایا:

اِنَّ الْوَھَابِیَۃَ قَوْمٌ لَایَعْقِلُوْنَ۔

جُمعۃ المُبارک کی تقریر کے دوران یہ بیان جاری تھا کہ آسمان پر بادل چھا گئے۔ سخت بارش کا امکان پیدا ہو گیا۔ بوندا باندی بھی شروع ہو گئی۔ ان دنوں مسجد میں چھت کا اہتمام نہیں تھا۔ تمام نمازی کھلے میدان میں محوِ نظارہ تھے۔ بارش شروع ہونے کی صُورت میں نمازیوں کے خلل اور بے چینی کے پیشِ نظر

Marfat.com

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ نے فرمایا :
"بادلو! ٹھہر جاؤ - وہابیوں کی عورتوں کو طلاق ہو لینے دو، بعد میں برسنا"[1]
محمد ابراہیم کا بیان ہے کہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ العزیز نے ایک ایک سوال کا جواب دیا اور وہابیت کا ایسا پوسٹ مارٹم کیا کہ حاضرین عش عش کر اُٹھے اور علی وجہ البصیرت جان لیا کہ مذہب اہلِ سُنّت وجماعت ہی حق ہے۔ اس کے علاوہ جتنے فرقے ہیں سب غلط اور باطل ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی یہ کھلی کرامت تھی کہ دوران بیان بارش بند رہی۔ جُمعۃ المُبارک سے فارغ ہوتے ہی موسلا دھار بارش شروع ہوگئی۔[1]

مولانا مفتی مُحمّد ریاض الدین سابق مدرّس جامعہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ تبدیلِ آب وہوا کی غرض سے جن دنوں جامعہ رحمانیہ ہری پور میں مقیم تھے، ان دنوں جامعہ رحمانیہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہُوا۔ کافی اجتماع تھا۔ شدید قسم کی بارش آجانے کی وجہ سے جلسہ ناکام ہونے کا احتمال پیدا ہو رہا تھا۔ آپ نے مُجھے ایک تعویذ عنایت فرمایا اور حکم دیا کہ اسے بارش میں لٹکا دو۔ میں نے حکم کی تعمیل کی، بفضلہٖ تعالیٰ بارش رُک گئی۔ اس طرح یہ اجتماع نہایت کامیاب رہا۔ حاضرین نے آپ کے تصرف کو ملاحظہ کیا۔[2]

سندالاصفیاء معتمدالاتقیاء اشرف الفضلاء حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی آمد سے پہلے لائل پور کی مخدوش مذہبی حالت کے پیشِ نظر اکثر اہلِ نظر اس شہر

---

[1] قلمی یادداشت نائب صوبیدار مختار احمد قادری، سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ۔ محررہ ۳۰ رجب ۱۳۹۳ھ مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام، فیصل آباد۔

[2] قلمی یادداشت مولانا مفتی محمد ریاض الدین۔ محررہ ۱۳۹۴ھ۔ مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

Marfat.com

میں سکونت کو پسند نہیں کرتے تھے۔ لیکن آپ کے ورودِ مسعود سے لائل پور کی فضا کس طرح محبت و عشق کا مرکز بنی۔ اس کے لیے تقسیم برصغیر کے بعد بظاہر ہجرت سبب بنی۔ مگر اس کا فیصلہ تو بہت پہلے ہو چکا تھا۔ "صاحبان وقت" اولیائے کاملین نے اس اُلجھی ہوئی گتھی کو کس طرح سلجھایا؟ اس سے جناب صوفی محبوب عالم بن صوفی عبدالرحمٰن فیصل آبادی اپنے ایک اعتکاف کے دوران کے بیان سے پردہ اُٹھاتے ہیں۔ جناب صوفی محبوب عالم لکھتے ہیں:

بندہ کے استاذ انگلزیہ جناب مولوی صوفی فتح دین صاحب مدظلہ فرماتے ہیں کہ شروع میں بندہ دربارِ غوثیہ حاضر ہوا اور التجا کی کہ بندہ کو آپ کے پاس یا مسجد نور، طارق آباد (خالص صحیح العقیدہ تنہا سُنی مسجد) کے ارد گرد جگہ مل جائے تو بہتر۔ فرمایا، صبر کرو۔ انشاء اللہ شہر لائل پور کو "بھاگ" لگنے والے ہیں۔ الحمدللہ حضور آقائے نعمت سیدی مرشدی مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد علیہ الرحمہ کا ورودِ مسعود ہوا۔ دل باغ باغ ہو گیا، ساری حسرتیں جاتی رہیں۔ لیکن فرقِ باطلہ کا ردِ بلیغ سُن کر سخت کوفت ہوئی کہ ایسا نہ ہو کہ یہ آپ کے پاؤں ہی نہ جمنے دیں فوراً حضرت کرمانوالی سرکار (حضرت سید محمد اسمٰعیل شاہ صاحب، نزد اوکاڑہ) کے حضور حاضری دی۔ مُدعا عرض کیا۔ فرمایا:

"یہ ایک بھید جسے ظاہر نہ کرتا، لیکن تمہارے اصرار پر کہتا ہوں حضرت مولانا (محدثِ اعظم) علیہ الرحمہ ایک روز بریلی شریف میں آرام فرما تھے۔ قسمت نے یاوری فرمائی، حضور سید ابوالحسن علی بن عثمان داتا ہجویری قدس سرہٗ رونق افروز ہوئے اور زبانِ فیض ترجمان سے فرمایا، سردار احمد! آج تم جیسے

Marfat.com

بریلی میں سوئے ہوئے ہو۔ سوئے رہے تو سرزمین لائل پور ہمیشہ کے لیے سوئی رہے گی۔ اٹھو اور اسے جگا دو۔" ولی را ولی مے شناسد۔

اُستاد صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا:

"دیکھ لو، بھیجا کس نے ہے۔ انشاء اللہ وہی حفاظت فرمائیں گے۔"

اس بات کی تائید حضرت مفتی اعظم ہند مدظلہ کا مدینہ منورہ سے تحریر شدہ گرامی نامہ بھی کرتا ہے۔[1]

چودھری فضل حسین ابن چودھری احمد یار چک نمبر ۱۱۸ باٹھ (فیصل آباد) کے برادرِ خورد مولانا مشتاق احمد فاضل جامعہ رضویہ فیصل آباد بیان کرتے ہیں کہ ایک روز لاہور شہر میں حضرت محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر پُر تاثیر کا پروگرام تھا۔ تقریر کی تاریخ معینہ جب آئی تو میرے برادرِ کبیر تھانہ گڑھی شاہو (لاہور) میں حوالدار کے منصب پر تھے۔ جب انہوں نے آپ کی تقریر کا اعلان سنا تو اپنے ایک دوست سے کہنے لگے کہ گڑھی شاہو کے قریبی محلہ میں لائل پور کے مولانا سردار احمد صاحب کی تقریر ہو رہی ہے۔ آپ عاشقِ رسول، مردِ درویش، عالمِ باعمل اور ولی اللہ ہیں۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ اُس دن ہوا بند ہونے کی وجہ سے سخت گرمی اور حبس کی شدت تھی۔ چودھری صاحب کے پولیس والے دوست اپنی روایات کے مطابق اصرار کرنے لگے کہ اگر مولانا صاحب واقعی ولی اللہ ہیں تو یہ گرمی اور حبس ختم ہو جائے اور ٹھنڈک ہو جائے۔ اس کی یقین دہانی کراؤ گے تو ہم چلیں گے۔ بالآخر چودھری صاحب نے اللہ و رسول (جل جلالہ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

---

[1] قلمی یادداشت صوفی محبوب عالم۔ فیصل آباد، محررہ ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ۔
مخزونہ: جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

Marfat.com

کے توکّل پر وعدہ کیا - یہ سوچتے ہوئے کہ مولانا صاحب کے ولی اللہ ہونے میں تو کوئی شک نہیں - رہا معاملہ ناموسِ ولی کا، تو وُہ اللہ تعالیٰ محافظ و نگہبان ہے -
اس طرح چودھری صاحب اپنے احباب کی معیت میں جلسہ گاہ کی طرف چل دیئے -
چودھری صاحب حلفیہ بیان کرتے ہیں کہ جونہی ہم جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہوئے، موسم میں تبدیلی کا آغاز ہو گیا - بتدریج موسم تبدیل ہوتا گیا، جب ہم جلسہ گاہ پہنچے تو یہ عالم تھا کہ مطلع ابر آلود تھا، ہلکی ہلکی بوندا باندی ہو رہی تھی - حضرت محدّث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر دلپذیر شروع تھی - آپ " ولی کی دُعا اور اسکی اجابت " بیان فرما رہے تھے - چودھری صاحب کا کہنا ہے کہ میرے دوستوں نے جب یہ سماں دیکھا تو نہایت متاثر ہوئے اور بیک زبان مجھ سے کہنے لگے :

"مولانا صاحب واقعی ولی اللہ ہیں"[۱]

مولوی سجاد ل حسین ابن حیدر علی سدھوپورہ، فیصل آباد حضرت شیخ الحدیث قدّس سرّہٗ العزیز کے تصرفات کے ضمن میں ایک کرامت کا تذکرہ کرتے ہیں جس میں آپ کی ولایت اور مقامِ محبوبیت عیاں ہوتا ہے - موصوف لکھتے ہیں کہ چک نمبر ۱۲۳ (فیصل آباد) کا واقعہ ہے کہ اہلِ سُنّت وجماعت کے بعض طلبہ سے ایک گستاخ وہابی نے دُرود شریف " الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ " کے متعلق بعض گستاخانہ گفتگو کی - کج بحثی کے دوران کہنے لگا کہ یہ تو بناوٹی دُرود ہے (نعوذ باللہ) اور یہ کشمیری دُرود ہے (اس لیے کہ اس بحث میں حصہ لینے والے طلبہ کشمیری تھے) - یہ کہنا تھا کہ نہ صرف اسے فالج ہو گیا، بلکہ قوّتِ گویائی

---

[۱] قلمی یادداشت مولانا مشتاق احمد، فیصل آباد - محرّرہ ۱۹۹۲ء مخزونہ جامعہ رضویہ، فیصل آباد -

Marfat.com

سے بھی محروم ہو گیا۔ اس نے اپنے مرض کا بہتر علاج کروایا مگر کوئی افاقہ نہ ہوا بدستور فالج میں مبتلا رہا۔ کچھ عرصہ کے بعد سدھوپورہ کے سُنّی حضرات نے حضرت محدثِ اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کی تقریر کا پروگرام بنایا۔ حضرت تقریر کے لیے وہاں تشریف لے گئے۔ اس منکرِ درود شریف کے قریبی رشتہ دار حضرت والا درجت کی خدمتِ باکرامت میں حاضر ہوئے اور دست بستہ فریاد کرنے لگے کہ حضور اسے تجدیدِ ایمان کی دولت سے مشرف فرمائیں اور اس کے لیے دُعا فرمائیں۔ آپ کی رضامندی کے بعد اس گستاخ منکرِ درود مریض کو آپ کے سامنے پیش کیا گیا۔ حضرت صاحب علیہ الرحمہ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تم مُسلمان ہونا چاہتے ہو! اس نے اشارہ سے ہاں میں جواب دیا۔ بعد ازاں حضرت صاحب علیہ الرحمہ نے دُعا کے لیے اپنے مُبارک ہاتھ بلند فرمائے اور اس کے لیے دُعائے خیر فرمائی۔ آپ کی دُعا کی برکت سے وُہ مریض بتدریج تندرست ہو گیا۔ اس کا فالج ختم ہو گیا۔ آپ کی دُعا کی یہ تاثیر حاضرین نے بچشم سر دیکھی کہ آپ نے دُعا ختم فرمائی ادھر وُہ نومُسلم دیکھتے ہی دیکھتے تندرست ہو گیا۔[1]

مولانا سجاد حسین موصوف الذکر فرماتے ہیں کہ غالباً ۱۹۶۰ء کا واقعہ ہے جب کہ میں جامعہ رضویہ فیصل آباد میں زیرِ تعلیم تھا۔ ان دنوں میں شرح مُلّا جامی اور ہدایہ وغیرہ کتابیں پڑھتا تھا۔ آدم چوک، غلام مُحمّد آباد کالونی، فیصل آباد میں منعقد جلسہ سُننے کے لیے میں وہاں گیا۔ جلسہ کا سٹیج چوک میں لگایا گیا جو کہ خوب مزین تھا۔ حضرت محدثِ اعظم پاکستان علیہ رحمۃ المنان کی تقریر کا پروگرام تھا۔

---

[1] قلمی یادداشت مولوی سجاد حسین سدھوپورہ۔ فیصل آباد۔ محررہ ۱۳۹۴ھ۔ مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

Marfat.com

نمازِ عشا کے بعد نعت خوانی شروع ہوئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے سخت آندھی آگئی۔ بادل چھا گئے۔ یہ دیکھ کر حاضرین جلسہ منتشر ہونے لگے۔ منتظمین جلسہ نے حضرت محدّث اعظم علیہ الرّحمہ کی خدمت میں عرض کی، حضور! آندھی سے جلسہ کا نظام درہم برہم ہو رہا ہے۔ یہ سُننا تھا کہ آپ تقریر کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ کُرسی پہ جلوہ افروز ہوئے اور آغازِ تقریر کے طور پر دُعا کے لیے بارگاہِ ربّ العزّت میں ہاتھ بلند کیے۔ دُعا کے کلمات کچھ اس طرح کے تھے، ”اے خدائے قدوس! ہم یہاں تیرے حبیب پاک صاحبِ لولاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے ذکرِ خیر کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔ اس آندھی اور تند و تیز ہوا کو دُور فرما اور مطلع کو صاف فرما دے۔“

ابھی آپ دُعا مانگ ہی رہے تھے کہ یک لخت آسمان صاف ہو گیا، آندھی رُک گئی۔ اس پر حاضرین نے اطمینان محسوس کیا، اور جلسہ میں آپ کی تقریر دلپذیر خُوب ہوئی۔ اس طرح آپ کی دُعا کی برکت سے یہ جلسہ بخیر و خوبی انجام کو پہنچا۔[۱]

جناب محمّد رفیق شاہد القادری منصرم دفتر دار العلوم جامعہ رضویہ فیصل آباد حضرت محدّث اعظم قدس سرّہ العزیز کی ایک کرامتِ باسعادت کو بیان کرتے ہیں جس میں آپ نے ایک بدعقیدہ نام نہاد پیر کی بدعقیدگی کو اپنے تصرف باطنی سے واضح کر دیا۔ شاہد القادری لکھتے ہیں:

راؤ خورشید علی چک بیدی ضلع ساہیوال کے رہنے والے ہیں۔ موصوف

---

[۱] قلمی یادداشت مولوی سجاد حسین سدھو پورہ۔ فیصل آباد۔ محررہ ۱۳۹۴ھ۔ مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

Marfat.com

پہلے ملز اسمٰعیل آباد ملتان میں ملازم و مقیم تھے اور لاڑکانہ کے کسی بدعقیدہ پیر کے مُرید تھے حسنِ اتفاق سے راؤ صاحب کے میرے والد ماسٹر عبدہ خاں قادری سے دوستانہ مراسم تھے۔ ایک دن باتوں باتوں میں میرے والد صاحب نے راؤ صاحب سے دریافت کیا کہ آپ کن سے بیعت ہیں۔ راؤ صاحب نے اپنے پیر کی نشاندہی کی۔ والد صاحب نے کہا کہ آپ کے پیر کے متعلق تو مشہور ہے کہ وُہ بدعقیدہ ہے۔ آپ صحیح العقیدہ سُنّی ہیں، پھر یہ بیعت کیونکر۔ راؤ صاحب نے کہا کہ اطمینان کیے بغیر کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اس پر والد صاحب نے کہا حضرت شیخ الحدیث قدس اللہ سرہٗ آپ کو خواب میں صحیح حال سے مطلع فرمادیں تو اطمینان ہو جائے گا؟ راؤ صاحب نے اس پر رضامندی ظاہر کر دی۔ والد صاحب نے برادرِ طریقت صُوفی رحمت علی قادری رضوی سے دُعائے استخارہ لکھوا کر دی۔ راؤ صاحب رات کو دُعائے استخارہ پڑھ کر سوئے۔ خواب میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے خواب میں ارشاد فرمایا "راؤ صاحب آپ کا پیر واقعی بدعقیدہ ہے۔ آپ کسی اور سے بیعت کر لیں"۔ صبح بیدار ہو کر راؤ صاحب والد صاحب کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ نے سچ کہا تھا۔ خواب میں حضرت محدثِ اعظم قدس سرہٗ نے اس کی تصدیق فرمادی ہے، لہٰذا مجھے انہی سے بیعت کروادیں۔

اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد احباب اسمٰعیل آباد کی دعوت پر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ العزیز ملز اسمٰعیل آباد میں تشریف لے گئے۔ اس مرتبہ آپ کا قیام صوفی احمد حسن کے کوارٹر میں تھا۔ حضرت صاحب کی آمد کی خبر سُن کر احباب کے ہمراہ

Marfat.com

راؤ صاحب بھی آئے۔ دیکھتے ہی کہنے لگے۔

"واللہ! جب خواب میں آپ نے مجھے اپنی زیارت سے نوازا تھا تو بعینہٖ یہی منظر تھا۔"

اس کے بعد راؤ صاحب حضرت محدثِ اعظم قدس سرہٗ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوگئے اور سابقہ بیعت سے تائب ہوئے۔[۱]

جناب عیدو خاں قادری ساکن بستی غوثیہ بالمقابل ملز اسمٰعیل آباد ملتان اپنی اور اپنے خاندان کی سرگذشت بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ پہلے تک میرے خاندان میں کوئی فرد ایسا نہیں تھا جسے دین سے وابستگی اور لگاؤ ہو اور دیگر اہل خانہ افراد کی راہنمائی کرسکے۔ علاوہ ازیں میرے چاروں لڑکے دین سے بیگانہ تھے۔ بالخصوص دو چھوٹے بیٹے عبدالرشید اور محمد رفیق کا تو یہ عالم تھا کہ مڈل درجہ کی جماعتوں میں زیرِ تعلیم تھے۔ میرے پڑوسی کنور عبدالمجید ڈرامہ نگار کے بہلانے پھسلانے میں آگئے۔ آئے دن کالونی ملز اسمٰعیل آباد میں سالانہ جشن اور دیگر میلوں میں ڈرامہ میں حصہ لینے لگے۔ مجھے بڑی تشویش ہوئی۔ فکرمند رہنے لگا کہ کس طرح ان لڑکوں کو اس لعنت سے نجات دلاؤں۔ کوئی تدبیر سمجھ میں نہ آرہی تھی۔

خوش بختی سے کچھ عرصہ بعد حضرت محدثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ملز اسمٰعیل آباد میں ورودِ مسعود ہوا تو مجھے آپ سے ملاقات کرنے اور مرید ہونے کا شوق پیدا ہوا۔ ملاقات سے پہلے میں نے آپ کی تعریف سن رکھی تھی۔ میں اپنے اہل و

---

[۱] قلمی یادداشت محمد رفیق شاہد القادری منصرم جامعہ رضویہ فیصل آباد۔ محررہ ۱۳۹۴ھ۔

Marfat.com

عیال سمیت بابو عبدالرّشید اوورسیز کے ہاں پہنچا۔ حضرت صاحب وہاں تشریف فرما تھے۔ پہلے میں خود بیعت ہُوا۔ اس کے بعد چاروں لڑکوں کو مُرید کرایا۔ جب دونوں چھوٹے بیعت ہو رہے تھے تو میں اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ کے حضور اس کے حبیب پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے صدقے اور حضرت قبلہ شیخ الحدیث قدس سرّہٗ کے توسل سے دل ہی دل میں دُعا مانگ رہا تھا کہ اے باری تعالیٰ! ان بچوں کو ڈرامہ سٹیج کرنے کی لعنت سے محفوظ فرما اور اپنی امان میں رکھ۔ میرے بیٹوں کا حضرت صاحب قبلہ کے ہاتھ میں ہاتھ دینا تھا کہ ان کی ساری کدورت دُور ہو گئی۔ اب حال یہ تھا کہ ڈرامہ وغیرہ کا نام لینا بھی انہیں پسند نہ تھا۔ اس طرح وُہ تاریک مستقبل سے محفوظ ہو گئے۔ دین کی رغبت ان کے سینے میں بحمدہٖ تعالیٰ رچ بس گئی۔ اب وُہ اختر القادری اور شاہد القادری کے ناموں سے معروف ہیں۔

جناب ماسٹر عبدہ خاں مذکور، حضرت شیخ الحدیث قدس سرّہ کے تصرّفِ باطنی کا ایک اور واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ کبیر والا شہر (ضلع ملتان) کا مُحمّد صادق نامی ایک شخص ملز اسمٰعیل آباد، ملتان میں ملازم تھا۔ حضرت قبلہ شیخ الحدیث قدس سرّہٗ پہلی مرتبہ اسمٰعیل آباد تشریف لائے اور مختصر سے قیام کے بعد واپس لائل پور تشریف لے گئے۔ حضرت صاحب کی واپسی پر مُحمّد صادق کو پتہ چلا تو وُہ بہت برہم ہوا۔ اور احباب سے گلہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ مُجھے کیوں اطلاع نہ دی میں آپ سے بیعت ہونا چاہتا تھا۔ آئندہ جب کبھی حضرت تشریف لائیں تو مُجھے ضرور اطلاع دینا۔ قابلِ ذکر امر یہ ہے کہ مُحمّد صادق مذکور بیعت ہونے سے پہلے

Marfat.com

شراب نوشی، ڈراموں میں اداکاری کی لعنت میں گرفتار اور صوم وصلوٰۃ سے عاری تھا۔

کچھ عرصہ بعد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ سے متعلق اطلاع ملی کہ مدرسہ رضویہ انوار القرآن، نوری محلہ ملتان شہر کے جلسہ میں تشریف لا رہے ہیں۔ جلسہ کی معینہ تاریخ پر صوفی نظام الدین نظامی، محمد صادق اور ناچیز (عیدوخاں) دیگر احباب کے ہمراہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی خدمت باکرامت میں حاضر ہوئے اور محمد صادق کو مُرید کروایا۔

بعدازاں اس خدشہ کے پیشِ نظر کہ کوئی بدعقیدہ یوں نہ کہے کہ سُنّیوں کے محدّثِ اعظم کا مُرید سیاہ کار اور گناہوں میں گرفتار ہے، احباب نے محمد صادق کے لیے خصوصی دُعا کے لیے درخواست کی۔ احباب کی درخواست پر حضرت صاحب قبلہ نے محمد صادق کے لیے دُعا فرمائی اور کمالِ شفقت سے اپنا دستِ مبارک محمد صادق کی پشت پر پھیرا۔ بس کیا تھا، حضرت صاحب کی نظرِ کرم سے محمد صادق کی سیاہ کاریاں یکسر ختم ہوگئیں۔ شراب سے نفرت، اداکاری سے بدظن، صوم وصلوٰۃ کا پابند اور سیاہ کاریوں سے مبرا محمد صادق اسمِ بامسمّٰی بن گیا۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے فیضان نے اس کی کایا ہی پلٹ دی۔[1]

صوفی محمد عمر دراز قادری رضوی، پُرانی غلہ منڈی، فیصل آباد اپنی اوائل عمری کی غلط روی اور حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے فیضانِ نظر اور کرامت سے اس غلط روی سے توبہ کا واقعہ سُناتے ہیں جس سے عیاں ہوتا ہے کہ نگاہِ ولی

---

[1] قلمی یادداشت محمد رفیق شاہد القادری منصرم جامعہ رضویہ فیصل آباد۔ محررہ ۱۳۹۴ھ۔

Marfat.com

حضور شیخ الحدیث قدس سرہٗ قریب ہی جلوہ افروز تھے۔ محمد رفیق نامی ایک فوٹو گرافر آپ کی تصویر بنانے کے لیے کیمرہ لے کر آگے بڑھا۔ آپ نے دیکھ کر فرمایا "اسے منع کر دو۔"

فوٹو لینے سے اسے روک دیا گیا۔ مگر دوبارہ موقع پا کر فوٹو لینے کی تیاری میں مصروف نظر آیا، آپ نے سختی سے اسے منع کر دیا۔ مولانا سید محمد زبیر شاہ صاحب نے دورانِ تقریر اسے سختی سے روک دیا کہ وُہ آپ کی تصویر نہ بنائے۔ فوٹو گرافر نے تیسری مرتبہ آپ کی تصویر بنانے کی کوشش کی اور کیمرہ کو تصویر بنانے کے لیے مکمل تیار کر لیا۔ مگر یک لخت اس کے کیمرے کا شیشہ ٹوٹ گیا۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا:

"منع جو کیا تھا"

آپ کی عزیمت نے اس کو لاعلمی میں بھی فوٹو بنانے سے روک دیا۔[1]

مولانا مفتی محمد اسلم دارالعلوم جامعہ رضویہ، فیصل آباد اپنے ایک تحریری بیان میں فرماتے ہیں کہ مولانا عبدالغفور خطیب سندھیلیانوالی کے اصرار پر وہاں تدریس کی خاطر جانے کے لیے اپنے اس موجودہ منصب سے استعفا دیدیا اور سندھیلیانوالی چلا گیا۔ ایک ہفتہ کے بعد جب اپنے اہل وعیال کو لے جانے کے لیے واپس آیا تو نمازیوں اور محلّہ داروں نے مجھے مجبور کیا کہ وُہ میرے سندھیلیانوالی جانے کے لیے راضی نہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ سابقہ حیثیت سے یہاں کام کرتے رہیں۔ جب معاملہ مسجد کے متولّی تک پہنچا تو اس نے میرا وہاں بحال ہونا منظور

---

[1] قلمی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین اٹک۔ محررہ ۱۹۷۴ء مخزونہ: جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

Marfat.com

یہ حقیقت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم آپ پر دائم اور ہر وقت وارد رہتی تھی اور ہر وقت محوِ نظارہ جمال رہتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ عاشق رسول[2] بھی مشہور تھے۔[1]

نبراس المحدثین عمدۃ العلماء العارفین حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ العزیز کی شریعتِ مطہرہ کے احکام پر پابندی سے عمل کرنا ضرب المثل بن چکی ہے۔ حالات خواہ کیسے ہی کیوں نہ ہوں، مجبوریاں اگرچہ چاروں طرف سے گھیرلیں مگر آپ عزیمت کا کوہِ گراں ثابت ہوئے ہیں۔

ہماری شریعت میں تصویر بنانا، بنوانا یکساں ممنوع ہے۔ تصویر خواہ دستی ہو یا عکسی، سب کا ایک ہی حکم ہے۔ اجلّہ علماء کرام و مفتیانِ عظّام کا یہی موقف ہے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ نے زندگی بھر نہ تصویر بنوائی نہ بنانے پر رضا مند ہوئے۔ حتّٰی کہ دو مرتبہ حج کے لیے پاسپورٹ بنوایا مگر ہر مرتبہ بغیر تصویر کے حج و زیارت حرمین شریفین کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ اس سلسلہ میں آپکی عزیمت کا ایک واقعہ مولانا مفتی محمد ریاض الدّین شیخ الجامعہ ریاض الاسلام اٹک بیان کرتے ہیں عزیمت کے اس واقعہ میں آپ کی کرامت بھی ہے۔ لکھتے ہیں کہ جامعہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ کے قیام کے دوران ایک مرتبہ بانی جامعہ حضرت خواجہ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عُرس چھوہر دربار میں منعقد ہوا۔ حضرت قبلہ شیخ الحدیث قدس سرہٗ العزیز بھی عُرس کی محفل میں مدعو تھے۔ مولانا سیّد محمد زبیر شاہ صاحب (سابق صدر المدرسین جامعہ رحمانیہ ہری پور) تقریر فرما رہے تھے۔

---

[1] قلمی یادداشت شیخ محمد متین مجددی، مصطفےٰ آباد، لاہور، محررہ ۲۲ نومبر ۱۹۷۴ء۔ مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔ [2] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

Marfat.com

سید صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) نہیں تھے۔ بلکہ کوئی اور بزرگ تھے۔ ان شاگردوں میں سے ایک سے پوچھا کہ یہ کون بزرگ ہیں۔ اس نے بتایا کہ آپ محدثِ اعظم حضرت مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد (رحمۃ اللہ علیہ) لائل پور کے رہنے والے ہیں۔ آپ صحن مسجد میں تشریف لاکر مصلّے پر بیٹھ گئے۔ راقم کو محلّے کا ایک شخص نظر آیا۔ اس سے کہا کہ وُہ مجھ کو گھر پہنچا دے کیونکہ میری حالت خراب تھی۔ وُہ تانگہ میں بٹھا کر گھر لے آیا۔ پھر یہ راقم آج تک دفتر نہیں گیا۔ کچھ عرصہ بعد ملازمت بھی ختم ہو گئی (شیخ محمد متین اپنی محویت اور انکشافات کا طویل ذکر کرتے ہیں، جس میں مختلف انوار اور ان کی کیفیات کا تفصیلی بیان ہے۔ یہ مقام اس تفصیل کا متحمّل نہیں اپنے شیخِ طریقت کے حضور اسی محویت و مستی کی حالت میں حاضر ہوئے شیخِ طریقت نے جو کچھ فرمایا اس کا ایک اقتباس پڑھیے اور حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے مقامِ عالی کی بلندیوں کا تصور کیجیے)۔

" حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس وقت حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر حقیقتِ محمدی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا فیض ڈال رہے تھے۔ اُن کے طفیل آپ بھی نوازے گئے۔"

اس طویل واقعہ کے اختتام پر شیخ محمد متین نقشبندی مجددی اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

قارئین و سامعین! حضرت محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مراتب روحانی پر اس واقعہ کی روشنی میں غور فرمائیں۔ چونکہ آپ کا شغل ہر وقت تفسیر و حدیث پڑھانا تھا۔ اس کے علاوہ اور عبادات ورد وظائف بھی لازماً ادا فرماتے اسلئے

Marfat.com

ہو گیا اور اسی رات میانوالی میں ایک بدعقیدہ عورت کی بدعقیدگی دُور فرما دی[1]

شیخ محمد متین نقشبندی مجددی دھرم پورہ (مصطفےٰ آباد) بیرون چوبچہ، لاہور سند الاولیاء الکاملین، زبدۃ العرفاء الراسخین حضور داتا گنج بخش ہجویری قدس سرہٗ کے انتہائی عقیدت مند ہیں اس لیے اپنے نام کے ساتھ "غلامِ ہجویری" ضرور لکھتے ہیں۔ اکابر اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کی تعلیمات اور لطائف مشہورہ اور روحانیت کے مقامات کے حوالہ سے ایک طویل تحریر میں حضرت محدثِ اعظم علیہ الرحمہ کے مقامِ باطن آپ کے تصرفات اور فیضانِ عام کا ذکر بڑے محبت بھرے انداز میں کرتے ہیں۔ ان کی تحریر کا ایک ایک حرف حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے روحانی، عرفانی مقامات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

شیخ محمد متین صاحب سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے شیخ مولانا عمر الدین رحمۃ اللہ سے بیعت ہیں جن کا مزار موضع خیرپور سادات، تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ میں واقع ہے لیکن حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی محبت و عقیدت میں کمال درجہ مستغرق ہیں۔ جب بھی بات کہتے ہیں اُن کے حرف حرف سے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ سے ان کی محبت عیاں ہوتی ہے۔ ان کی سرگذشت میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ سے متعلق جو کلمات ہیں ان کو بصورت اقتباس پیش کرتا ہوں۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ اسی دوران (اپنے شیخ طریقت سے توجہ لینے کے بعد) مرکزِ تجلیات، گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا، حضرت علی ہجویری داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عُرس شریف شروع ہو گیا۔ راقم بھی مزارِ اقدس پہ

---

[1] قلمی یادداشت محمد اشرف اظہر مقیم اقبال شہید روڈ کراچی نمبر ۴۔ محررہ ۲۳ر نومبر ۱۹۷۴ء، مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

Marfat.com

رہتی ہے۔ میری بیوی کا مؤقف یہ ہے کہ وہابی فرقہ سچا ہے۔ جب کہ میں اسے اپنے مسلک کی حقانیت کا یقین دلاتا ہوں۔ ایک روز ہمارے درمیان اسی مسئلہ میں شرط لگ گئی۔ میری بیوی تو سوگئی مگر میں مسجد میں چلا گیا اور سر سجدہ میں رکھ کر عرض کی:

"اے اللہ! اس وقت میرے ایمان کی آزمائش ہے۔ اپنے حبیب[1] پاک کی صداقت کا واسطہ مجھے اپنے ایمان میں مضبوطی عطا فرما۔"

آدھی رات ہو چکی تھی، میں سجدہ میں پڑا ہوا تھا کہ میری بیوی بھاگی ہوئی آئی اور مجھے آواز دی۔ میں نے سر کو سجدہ سے اٹھایا۔ میری بیوی نے مجھے مبارک دی کہ تم اعتقادی طور پر درست ہو اور اپنی شرط جیت چکے ہو۔ میری بیوی نے مجھے بتایا کہ میں سوئی ہوئی تھی کہ خواب میں آپ کے شیخ طریقت تشریف لائے انہوں نے مجھے مسلکِ حق کی تلقین فرمائی ہے۔ اس کے بعد اس نے میرے شیخِ طریقت کا حلیہ مبارک اور دیگر نشانیاں بتا دیں۔ میں نے یقین کر لیا۔ فوراً الحمد للہ کہا ــــ میانوالی کے مولوی صاحب بیان کرتے ہیں کہ چند دنوں بعد میں اپنی بیوی کے ہمراہ لائل پور حاضر ہوا۔ تاکہ وہ حضرت صاحب کے حلقہ بیعت میں داخل ہو جائے۔ لائل پور پہنچ کر میں نے اپنی بیوی کی بیعت کے لیے استدعا کی۔ آپ نے مسکرا کر فرمایا:

بندۂ خدا! تیری بیوی تو اسی رات دینِ حق کو قبول کر چکی ہے جب کہ آپ کی آزمائش ہو رہی تھی۔ اس کے بعد آپ نے اس کو اپنے دامنِ ارادت و بیعت میں قبول کر لیا۔ اس طرح جڑانوالہ کے مولانا محمد الیاس کا علمی مسئلہ بھی حل

---

[1] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

Marfat.com

"جب بھی کوئی پریشانی لاحق ہو اپنے شیخ کا تصوّر کر کے دُعا مانگیں ——
ان شاء اللہ العزیز پریشانی دُور ہو جائے گی"۔

مولانا محمّد الیاس نے ایسا ہی کیا۔ آپ جس حالت میں تکیے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے کتاب دیکھ رہے تھے اسی حالت میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرّہ العزیز کا تصوّر کر کے دُعا مانگنے لگے۔ اسی دوران آنکھ لگ گئی۔ خواب میں دیکھا کہ شیخ کامل حضرت شیخ الحدیث قدس سرّہ تشریف لائے ہیں اور مولانا محمّد الیاس سے دریافت کرتے ہیں، "ارے بندۂ خدا! پریشان کیوں ہو، اس لفظ کو اس طرح کر کے پڑھو سارا مطلب خود بخود واضح ہو جائے گا"۔

مولانا محمّد الیاس نے خواب ہی میں شیخِ طریقت سے عرض کیا، تشریف رکھیں۔
حضرت شیخ کامل نے فرمایا، "بندۂ خدا! مجھے ابھی میانوالی پہنچنا ہے"۔

مولانا محمّد الیاس بیدار ہوئے۔ وضو کر کے دوبارہ حضرت کی ہدایت کے مطابق وُہ لفظ پڑھا تو مطلب واضح ہو گیا۔

مولانا محمّد الیاس کچھ عرصہ کے بعد اپنے شیخِ طریقت کے آستانہ پر حاضر ہوئے آپ نے اس خواب کا تذکرہ میانوالی کے ایک مولوی صاحب سے کیا (مولوی صاحب کا نام راوی بھول گیا) میانوالی کے مولوی صاحب نے اس خواب کی تصدیق کر دی اور بتایا کہ ٹھیک اسی رات اور اسی وقت حضرت شیخ الحدیث قدس سرّہ میرے گھر تشریف لائے تھے۔

میانوالی کے مولوی صاحب نے تفصیل کے ساتھ بتایا کہ میری بیوی کے میکے والے وہابی ہیں اور وُہ ہر وقت اعتقادی مسائل میں میرے ساتھ بحث و تکرار کرتی

Marfat.com

آنے تک آپ یہیں ٹھہریں۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ چائے لے کر آیا اور مجھے پینے کو کہا۔ میں نے خان بابا سے ماجرا دریافت کیا، تو خان بابا نے بتایا کہ ابھی مراقبہ میں تھا کہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ نے مجھے ارشاد فرمایا فلاں نام کے ہمارے مولانا آئے ہیں ان کو چائے پلاؤ۔ اب تو میں حضرت کے حکم کی تعمیل کر رہا ہوں۔

مولانا مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی بتاتے ہیں اس وقت حضرت قبلہ شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی بعد وصال عنایات کو پا کر میرے دل کی حالت ایسی گداز ہو گئی جو زبان و بیان میں نہیں آ سکتی۔[1]

پاکستان بحریہ، کراچی کے محمد اشرف اظہر اپنے والد محترم بشیر احمد قادری کے حوالہ سے تصورِ شیخ اور حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ العزیز کی دست گیری کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ ہم جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں مقیم ہیں۔ جڑانوالہ میں مولانا محمد الیاس قادری اہلِ سُنّت وجماعت کے نامور عالم دین حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ العزیز کے شاگرد اور مرید ہیں۔ ہر صبح نماز کے بعد درس قرآن مجید ان کا معمول ہے۔ ان کی عادت یہ ہے کہ جو درس قرآن مجید صبح دینا ہوتا ہے رات کو اس کے متعلق تفاسیر اور دیگر کتبِ متعلقہ کا مطالعہ کر لیتے ہیں تاکہ درس پوری تیاری کے ساتھ دیا جا سکے اور اگر کوئی مشکل ہو تو کتابوں کی مدد سے اسے حل کر لیا جائے۔ ایک رات ایسا ہوا کہ درس قرآن مجید سے متعلق ایک لفظ آیا جس کا صحیح مفہوم واضح نہیں ہو رہا تھا۔ پریشانی ہوئی، لیکن حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کا ایک فرمان یاد آیا:

---

[1] قلمی یادداشت محمد عظیم رضوی سرہندی، مقیم سرائے عالمگیر۔ محررہ ۱۳۹۳ھ مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

Marfat.com

مولانا مقبول احمد رضوی مذکور بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک بُڑھیا حاضر ہوئی اور عرض کی کہ میری لڑکی کو جن کا سایہ ہے آپ اس کے لیے تعویذ عنایت فرمائیں۔ آپ نے بُڑھیا کو نقش عطا فرما کر ہدایت کی کہ اسے چمڑے میں محفوظ کر کے لڑکی کے گلے میں باندھ دے۔ دوسرے دن وُہ بُڑھیا حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ ابھی میں نے وُہ نقش لڑکی کے گلے میں باندھا نہیں مگر جن نے بآوازِ بلند کہا ہے کہ تم نے حضرت قبلہ شیخ الحدیث سے نقش کیوں لیا ہے۔ اگر تم صرف آپ کا نام لے لیتی ہم اس کو چھوڑ جاتے [1]

مولانا مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی خطیب جامع مسجد غوثیہ سرائے عالمگیر ضلع گجرات اپنا ایک واقعہ سُناتے ہیں کہ جن دنوں میں حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں لاہور میں خطیب تھا۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے مزارِ پُر انوار پر حاضری کے لیے حاضر ہُوا۔ چونکہ ایک عرصہ میں نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے زیرِ سایہ جامعہ رضویہ میں تعلیم پائی تھی اور حضرت کی شفقتِ خاص مجھے حاصل تھی۔ مزارِ پُر انوار پر حاضری اور فاتحہ کے بعد جب واپس ہونے لگا تو اس وقت دیگر زائرین کے علاوہ ایک خان بابا مراقبہ کی حالت میں تھا۔ جب میں بازار میں پہنچنے ہی والا تھا تو اس خان بابا نے میرا نام لے کر مجھے بُلایا۔ حالانکہ اس سے پہلے اس سے کوئی شناسائی نہ تھی۔ خان بابا نے مجھے بازو سے پکڑا اور کہا کہ مزار شریف تک واپس چلو۔ میں نے اس سے پُوچھا کیا کام ہے؟ اس نے کہا بتاتا ہُوں آپ مزار پر چلیں مجھے مزار شریف کے قریب بٹھا کر وُہ بازار میں چلا گیا اور مجھے کہہ گیا کہ میرے

---

[1] قلمی یادداشت مولانا مقبول احمد رضوی، محررہ ۱۳۹۴ھ۔ مخزونہ جامعہ رضویہ۔ فیصل آباد۔

Marfat.com

عمل کیا گیا - اس کے بعد اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے اپنے فضل و کرم اور حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی دُعاؤں کے صدقے بیٹا عنایت فرمایا - اس طرح میرا اُجڑا ہُوا ویران باغ صد رشک جناں بنا۔[1]

مولانا مقبول احمد رضوی ، خطیب جامع مسجد نگہبان پورہ ، فیصل آباد اپنے تحریری بیان میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے جنوں پر تصرف کا واقعہ لکھتے ہیں ۔ موصوف نے لکھا کہ ایک مرتبہ ایک آدمی حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہُوا اور عرض کرنے لگا کہ ہمارے ہاں قرآن مجید پڑھانے کیلئے چند مفید طلبہ بھیجے جائیں - ان دنوں یہاں جامعہ رضویہ میں ایک طالب علم پڑھتا تھا جو پہلے دیو بندیوں کے مدرسہ میں پڑھتا تھا - اس طالب علم نے اس آنے والے شخص کو دیکھ کر کہا کہ یہ شخص تو دیو بندیوں کے مدرسہ سے طلبہ کو اپنے ہاں دعوت پر بلاتا ہے آج یہ سُنّیوں کے مدرسہ میں کیا لینے آیا ؟

وُہ طالب علم ہارون شاہ کے نام سے معروف تھا - ہارون شاہ نے ناچیز سے کہا کہ تم اس شخص سے دریافت کرو - جب میں نے اس سے دریافت کیا تو اس شخص نے کہا کہ میرا مکان آسیب زدہ ہے - اور اکثر یہ آواز سُنائی دیتی ہے کہ مولانا محمّد سردار احمد صاحب کے مدرسہ کے طلبہ سے قرآن خوانی کراؤ - ورنہ ہم ہرگز یہاں سے نہ جائیں گے - اس لیے ہم آپ کے مدرسہ سے طلبہ لینے آئے ہیں یہ قرآن خوانی کریں گے اور ہمارا مکان آسیب کے اثرات سے محفوظ ہو جائے گا۔[2]

---

[1] قلمی یادداشت حکیم محمّد اشرف ، انار کلی بازار ، فیصل آباد ، محررہ ۱۹۷۵ء - مخزونہ جامعہ رضویہ ، فیصل آباد
[2] قلمی یادداشت مولانا مقبول احمد رضوی ، محررہ ۱۳۹۲ھ ، مخزونہ جامعہ رضویہ - فیصل آباد -

Marfat.com

گلستان بننے کا حال سُناتے ہیں اور حضرت شیخ الحدیث قدس سرّہٗ کی کرامت اور کشف کا اعلان کرتے ہیں۔ حکیم صاحب بتاتے ہیں کہ میری شادی ہونے کے بعد کافی عرصہ تک کوئی اولاد نہ ہوئی۔ حصولِ اولاد کے لیے دوائیں استعمال کیں۔ دُعائیں مانگیں اور وظائف پڑھے مگر گوہرِ مُراد ہاتھ نہ آیا۔ بالآخر حضرت شیخ الحدیث قدس سرّہٗ العزیز کی خدمت میں محرومیٔ اولاد کا تذکرہ کر کے دُعا کا طالب ہُوا۔ انہی دنوں میرے ہمسائے چودھری عبد الغفور کو متواتر تین روز خواب آتے رہے تیسرے دن وُہ میرے پاس آئے اور خواب کا ذکر اس طرح کیا کہ مجھے خواب میں ایک بزرگ نظر آتے ہیں۔ اُن کے سامنے آپ کھڑے ہیں اور آپ کی گود میں چاند سا خوبصورت بیٹا ہے۔ اُن بزرگوں نے فرمایا، حکیم صاحب ایک بکرا صدقہ دیں۔ جس میں لنگڑے لولوں کو بھی حصہ ملے۔ چنانچہ میں نے حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں اس خواب کا ذکر کیا اور استدعا کی کہ میرا خیال ہے ایک بکرا ذبح کر کے جامعہ رضویہ کے لنگر کے لیے پیش کر دوں۔ آپ نے فرمایا :

"حکیم صاحب! یہاں تو اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔ بکرے آتے رہتے ہیں بہتر ہے کہ جُمعہ کو گھر میں گوشت اور روٹیاں پکائی جائیں اور جُمعہ کی نماز کے بعد ختم شریف پڑھا جائے۔ پکا ہُوا گوشت روٹیوں سمیت وہیں غربا میں تقسیم کیا جائے۔ تم میاں بیوی بھی کھاؤ اور وہاں کے لنگڑے لولوں کو بھی اس میں سے حصہ ملے۔"

یہ یاد رہے کہ خواب کا ذکر کرتے وقت میں نے لنگڑوں لولوں کے متعلق جو بزرگ نے خواب میں فرمایا تھا، عرض نہیں کیا تھا۔ چنانچہ آپ کے ارشاد کے مطابق

Marfat.com

وہاں چلا گیا علاج ہوتا رہا مگر افاقہ نہ ہوا۔ اس عرصہ میں بعض طلبا کو بھیج کر میری خیریت دریافت فرمائی۔ میں نے اپنا حال عرض کر دیا۔ اور ارادہ ظاہر کیا کہ اسی حالت میں جامعہ رضویہ میں حاضر ہو کر اسباق میں شرکت کروں گا۔ میرے پروگرام کی اطلاع جب حضرت محدث اعظم قدس سرہ کو ہوئی تو آپ نے فوراً ایک طالب علم کو ایک تعویذ دے کر روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ تندرست ہونے کے بعد اسباق میں شرکت کرو اور کہلا بھیجا کہ آج رات ہم خصوصی دُعا فرمائیں گے۔ حضرت صاحب کی طرف سے آمدہ تعویذ میں نے لے لیا اور ایک رات کیلئے والدین کے ہاں چلا گیا۔ رات سوتے وقت مجھے پسینہ آیا اور خواب میں دو نرم و نازک اور نورانی ہاتھ ظاہر ہوئے جنہوں نے میرے منہ کو دبا کر سیدھا کر دیا۔ میں نے خواب ہی میں محسوس کر لیا کہ اب میرے لقوہ کا مرض رفع ہو چکا ہے صبح بیدار ہُوا تو واقعی مرض کا نشان تک نہ تھا۔ والدین سمیت سبھی حیران تھے۔ اب میرے دل میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی عقیدت و عظمت پوری طرح سما چکی تھی۔ دوسرے دن جامعہ رضویہ میں حاضر ہُوا۔ حضرت صاحب سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

"مولانا اب تو ٹھیک ہے!"

ساتھ ہی مُنہ پر انگلی رکھ کر اشارہ فرمایا کہ اس کی حقیقت بیان نہ کریں چنانچہ میں خاموش ہو گیا۔[1]

حکیم محمد اشرف قادری چشتی انارکلی بازار فیصل آباد اپنی اجاڑ کھیتی کا صد رشک

---

[1] قلمی یادداشت مولانا محمد شمس الزمان۔ لاہور، محررہ ۲۱ اگست ۱۹۸۵ء ۔ مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

Marfat.com

سُناتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ڈھانہ کھوکھراں والہ، نزد شرقپور، ضلع شیخوپورہ میں بھینس لینے گیا۔ لیکن اس سفر میں مجھے دردِ شقیقہ نے بہت پریشان کیا۔ دم کرانے کیلئے قریب شرقپور شریف حاضر ہُوا، مگر یہاں آکر معلوم ہوا کہ دونوں صاحبزادگان حج پر تشریف لے گئے ہیں آخر مجھے اسی حالت میں واپس آنا پڑا۔ راستہ میں درد نے انتہائی پریشان کیا۔ کوئی تدبیر سمجھ میں نہ آرہی تھی۔ نہر کے کنارے چلتے چلتے سامنے ایک کاغذ کا سادہ ٹکڑا نظر آیا۔ میں نے اسے اُٹھایا اور اس پر ولیِ کامل حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کا اسمِ گرامی لکھ کر درد کی جگہ باندھا۔ آپ کے نام کا تعویذ باندھنا تھا کہ درد فوراً جاتا رہا اور طبیعت بالکل تندرست ہوگئی۔[۱]

مولانا شمس الزمان قادری خطیب جامع مسجد حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ اپنی طالب علمی کے زمانہ کے اپنے مرض لقوہ کے بارے میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی کرامت کو بڑی تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ اس بیان کا ایک حصہ یوں ہے کہ جامعہ رضویہ فیصل آباد میں جب میں منتہی کتب کا سبق پڑھ رہا تھا مجھے لقوہ ہوگیا۔ چند دن تو میں نے اپنا مُنہ لپیٹ کر رکھا اور اپنے مرض کی پروا نہ کی تاکہ میرے اسباق میں ناغہ نہ ہو۔ بالآخر اپنے استاد مولانا مفتی نواب الدین مدرس کی معرفت میرے مرض لقوہ کی خبر حضرت محدث اعظم علیہ الرحمہ کو ہوگئی۔ آپ نے ہسپتال سے دوائی لے کر دی۔ اس دوائی سے جب افاقہ نہ ہُوا تو آپ نے فرمایا اپنے گھر چلے جاؤ اور وہاں جنگلی کبوتر کھاؤ۔ میں نے اپنے ماموں ملک مُحمّد یعقوب پٹواری کے ہاں گڈیاں گاؤں جانے کی اجازت چاہی، اجازت ملنے پر

---

[۱] قلمی یادداشت مولانا کرم دین، محررہ ۱۳۹۴ھ، مخزونہ جامعہ رضویہ، فیصل آباد۔

Marfat.com

حالانکہ فقیر اس وقت آٹھ سو روپے کا مقروض تھا۔ لیکن قربان جائیے آپ کے اس فرمان کے، تھوڑے سے عرصہ میں قرض بھی ادا ہوگیا اور اتنے پیسے بھی جمع ہوگئے کہ اسی پہلے سال حج کا زادِ راہ پورا ہوگیا۔ بحمدہٖ تعالیٰ آپ کے ارشاد کے مطابق حج اور زیارت مدینہ منورہ کی سعادت نصیب ہوگئی۔[1]

صوفی اصغر علی رضوی، بھوانہ بازار فیصل آباد، لکھتے ہیں جڑانوالہ کے میرے دوست محمد سلیمان کا ایک دوست مرگی کے موذی مرض میں مبتلا تھا۔ بہت علاج اور تعویذات کے استعمال کے باوجود وُہ تندرست نہ ہُوا۔ محمد سلیمان اپنے دوست کو لے کر بھوانہ بازار میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اس مریض کو دم کروانے اور تعویذ لینے کے لیے حضرت قبلہ شیخ الحدیث قدس سرہٗ العزیز کے پاس لے چلو۔ چنانچہ میں، محمد سلیمان اور اس کا مریض دوست جامعہ رضویہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مدّعا عرض کیا۔ آپ نے دَم کرنے کے بعد تعویذ دیا۔ مریض پندرہ دن کے بعد واپس آیا اور عرض کی کہ افاقہ نہیں ہُوا۔ آپ نے دوبارہ تعویذ عنایت فرمایا۔ تین ماہ بعد وُہ پھر آیا اور عرض کی کہ مرگی کا دورہ ابھی ختم نہیں ہُوا۔ آپ نے تیسری مرتبہ تعویذ عنایت فرمایا اور ارشاد فرمایا:

ان شاء اللہ العزیز اب دورہ نہیں پڑے گا۔ چنانچہ مدّت ہوئی اسے مرگی کا دورہ نہیں ہُوا۔ اب وُہ ماشاء اللہ مکمّل طور پر صحت یاب ہوگیا ہے۔[2]

مولانا کرم دین، خطیب جامع مسجد چک نمبر ۲۵۶ گ۔ب، اپنی سرگذشت

---

[1] قلمی یادداشت مولانا محمد اسلم رضوی، فیصل آباد۔ محررہ ۲۳ نومبر ۱۹۷۴ء مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

[2] قلمی یادداشت صوفی اصغر علی، بھوانہ بازار فیصل آباد۔ محررہ ۱۳۹۴ھ، مخزونہ جامعہ رضویہ۔ فیصل آباد

Marfat.com

فرمائش کی۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ العزیز نے بغداد شریف کی طرف رُخ کیا اور دُعا کے لیے ہاتھ بلند فرمائے دُعا کے کلمات کُچھ اس طرح تھے۔

" یا اللہ! نبیِ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور سرکارِ بغداد حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقہ، وسیلہ جلیلہ سے ان کے صاحبزادہ کو صحتِ کلی اور شفاءِ عاجلہ عطا فرما۔"

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی دُعا کی برکت اسی وقت ظاہر ہوئی اور وُہ لاعلاج مریض اسی وقت چارپائی پر اُٹھ بیٹھا۔ آہستہ آہستہ چل کر گھر کو روانہ ہُوا۔ اور اسے صحت کلی عطا ہو گئی۔

آپ کی اس کرامت کے صدقے میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کا غلام بے دام ہُوں اور میری اس حاضری کا سبب آپ سے عقیدت و محبّت ہے۔ [1]

مولانا مفتی مُحمّد اسلم رضوی، مفتی جامعہ رضویہ، فیصل آباد اپنے محلّہ کے حاجی ولی مُحمّد کے آشوبِ چشم اور اس پر مرتّب ہونے والے انعام کا تذکرہ کرتے ہیں۔ حاجی ولی مُحمّد ذکر کرتے ہیں کہ حج کی سعادت حاصل کرنے سے پہلے ایک دن بوقتِ ظہر شاہی مسجد جامعہ رضویہ میں نماز ادا کرنے کے بعد لوگ حضرت محدّثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے مصافحہ کر رہے تھے، میں بھی مصافحہ کے لیے آگے بڑھا۔ ان دنوں میری آنکھ پر پھنسی نکلی ہوئی تھی۔ حضرت نے میری آنکھ کی طرف دیکھ کر فرمایا، تمہاری آنکھ پر پھنسی ہے؟ میں نے عرض کی حضور پھنسی ہے جس سے تکلیف ہو رہی ہے۔ فرمایا، "اچھا، یہ آنکھ مدینہ شریف کی زیارت کرے گی۔"

---

[1] قلمی یادداشت صُوفی مُحمّد عمر دراز، فیصل آباد، محررّہ ۹ ستمبر ۱۹۷۴ء، مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

Marfat.com

کس طرح مفید ہوسکتا ہے۔ گھر والوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ مریضہ شاید دماغی توازن بھی کھو چکی ہے۔ مگر مریضہ نے جب خواب کا سارا قصہ بیان کیا تو وہ مطمئن ہو گئے۔ اب پانی گرم کیا گیا۔ مریضہ نے غسل کیا۔ غسل کے بعد مریضہ تندرست ہونے لگی۔ چند دنوں بعد مریضہ مکمّل طور پر صحت یاب ہو گئی۔[1]

صُوفی محمّد عُمر دراز، مقیم پُرانی غلہ منڈی فیصل آباد، حضرت مولینا حافظ مُحمّد عبدالرّشید جھنگوی خطیب مرکزی سُنّی رضوی جامع مسجد فیصل آباد کے حوالہ سے ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میانوالی کا ایک شخص حضرت شیخ الحدیث قدّس سرّہٗ کے مزار پر انوار پر نہایت خلوص و محبّت سے حاضر ہو کر دُعا میں مصروف ہوا حاضری کے بعد میں نے اس سے دریافت کیا کہ کیا آپ حضرت شیخ الحدیث قدّس سرّہٗ کے مُرید ہیں؟ اس نے بتایا کہ وُہ میانوالی کا رہنے والا ہے۔ اور حضرت صاحب کا مُرید تو نہیں ہے مگر میری عقیدت مُریدوں سے کم نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میرا لڑکا ایک مرتبہ سخت بیمار ہو گیا بہت علاج کے بعد افاقہ نہ ہوا ڈاکٹروں اور حکیموں نے لاعلاج سمجھ لیا۔ اب وُہ موت و حیات کی کش مکش میں مبتلا بسترِ مرگ پر پڑا تھا۔ ہم اسکی تیمار داری سے عاجز آچکے تھے۔ ان دنوں حضرت قبلہ شیخ الحدیث قدّس سرّہٗ میانوالی ایک جلسہ میں تقریر کے لیے تشریف لائے۔ واپسی پر جب آپ کار میں سوار ہو گئے تو ہم بھاگے بھاگے اس لاعلاج مریض کی چارپائی حضرت کی کار کے سامنے لے آئے۔ چارپائی کو دیکھتے ہی آپ اُتر آئے اور فرمایا کہ کیا معاملہ ہے، ہم نے مریض کی کیفیت عرض کی اور دُعا کیلئے

---

[1] قلمی یادداشت محمّد بوٹا سالک، محررہ ۱۳۹۴ھ۔ مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

Marfat.com

نے پرازگناہ زندگی کو کس طرح دامنِ مصطفےٰ کریم صلیّ اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم سے وابستہ کر دیا۔ اولیاء کاملین کی کرامات میں اس نوعیت کے بے شمار واقعات ملتے ہیں۔ صوفی صاحب مذکور لکھتے ہیں کہ شادی سے پہلے میں ایک لڑکی کے عشق میں گرفتار ہوگیا تھا۔ اس سلسلہ میں تحائف کے تبادلہ تک نوبت پہنچ چکی تھی۔ شدّتِ عشق کے ہاتھوں ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اس جال سے میرا نکلنا اب بہت ہی مشکل ہے۔ اب میری دُنیا صرف وہی لڑکی تھی۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرّہٗ کی صحبت کی برکت سے یہ نشہ ہرن ہوگیا اور مولاکریم نے مجھے اس گناہ سے محفوظ فرمادیا۔[1]

ڈی بلاک محمّدی چوک، غلام محمّد آباد، فیصل آباد کے محمّد بوٹا کی والدہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرّہٗ کی مُریدہ تھی۔ ایک دفعہ اسے سخت تپ دق لاحق ہوا مرض اتنا شدید ہوگیا کہ مریضہ قریب المرگ ہوگئی۔ ڈاکٹروں اور حکیموں نے چارہ سازی سے جواب دے دیا۔ ایک رات مریضہ نے حضرت شیخ الحدیث قدّس سرّہٗ کی خواب میں زیارت کی۔ آپ نے محمّد بوٹا کی والدہ رحمت بی بی سے مخاطب ہوکر حال پُوچھا۔ مریضہ نے اپنے مرض اس کی شدّت اور معالجین کی مایوسی کا حال بیان کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا:

"صبح اُٹھ کر گرم پانی سے خُوب نہائیں۔"

صبح ہوتے ہی مریضہ نے گھر والوں کو پانی گرم کرنے کو کہا اور بتایا کہ وُہ اس پانی سے غسل کرے گی۔ گھر والے حیران تھے کہ اس شدید مرض میں نہانا

---

[1] قلمی یادداشت صوفی عمر دراز قادری۔ محررہ ۹ر اگست ۱۹۷۴ء۔ مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

Marfat.com

کر دیا۔ بلکہ مخالفت کرتے ہوئے مقامی انتظامیہ سے استعانت کا طالب ہوا اہلِ محلہ حضور نبراس المحدثین حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ العزیز کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساری صورت عرض کی۔ آپ نے میری دوبارہ تقرری کو منظور فرمایا۔ لیکن متولیِ مسجد نے سخت مخالفت کی اور کہنے لگا کہ آپ نے خود استعفا دیا تھا اور اب آپ کی جگہ متبادل انتظام ہو چکا ہے۔ آپ کا دوبارہ تقرر اس مسجد میں ممکن نہیں۔

اس کے بعد متولی مذکور نے اپنی بات پالنے کے لیے نمازیوں اور محلہ داروں سے منت سماجت شروع کر دی۔ لوگوں کو ورغلانے کے حیلے شروع کر دیے۔ کہتا کہ اب تک بیسیوں مولوی صاحبان تبدیل ہو چکے ہیں انہیں بھی اگر تبدیل کر دیا جائے تو کیا حرج ہے۔

مولانا مذکور مزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس تازہ صورت کو حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ العزیز کے حضور پیش کر کے اپنے بارے فیصلہ طلب کیا۔ آپ نے فرمایا:

"جاؤ، مولانا! تم ہی رہو گے"

آپ کا یہ فرمانا ہی تھا کہ متولیِ مسجد کی سب کوششیں رائیگاں گئیں آخر کار مسجد کا حساب و کتاب چھوڑ گیا جو بعد میں کچھ عرصہ کے لیے میں نے سنبھال لیا۔

سبحان اللہ! کیا شان ہے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ العزیز کی کرامات کی[1]

ع جو بات تیرے منہ سے نکلی ہو کے رہی

---

[1] قلمی یادداشت مولانا محمد اسد رضوی، محررہ ۲۳ نومبر ۱۹۷۴ء، مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

Marfat.com

مولانا محمد اسلم رضوی مذکور لکھتے ہیں کہ ۱۳۷۴ھ میں بلدیہ فیصل آباد کا چیئرمین اہلسنت وجماعت کی بڑھتی ہوئی شان وشوکت جامعہ رضویہ مظہر اسلام اور مرکزی سُنی رضوی جامع مسجد کی تعمیر و ترقی کا مخالف تھا۔ اپنی بدنیتی کے ہاتھوں مجبور ہوکر بار ہا ڈی۔سی کے دروازے تک حاضری دیتا رہا۔ آخر کار ڈی۔سی ایک دن چیئرمین کو لے کر جامعہ رضویہ کے دروازہ پر پہنچا اور پوچھنے لگا، کون صاحب انچارج ہیں' ایک خادم نے بڑھ کر کہا کیا کام ہے کہنے لگا، آپ نقشہ کے مطابق چار دیواری قائم رکھیں۔ آگے تجاوز نہ کریں۔ اس کے بعد چیئرمین اے۔ ڈی۔ ایم کو لے کر سُنی رضوی جامع مسجد کی طرف آگیا اور مسجد کی تعمیر رکوانے کے لیے حیلے بہانے کرنے لگا۔ اے۔ ڈی۔ ایم نے فیتہ سے جگہ کی پیمائش کی اور کہنے لگا' اس سے آگے چار دیواری نہ بڑھائی جائے۔ بلدیہ کا چیئرمین مسجد کی مخالفت میں کہنے لگا اگر یہاں مارکیٹ بن جائے تو بہت اچھی چل سکتی ہے۔ لیکن حضور شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے فیضان کا یہ اثر ہوا کہ اے۔ڈی۔ایم کہنے لگا:

جب لائل پور کی پانچ لاکھ آبادی یہاں مسجد چاہتی ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ بلدیہ کا چیئرمین اپنے ناپاک منصوبوں میں ناکام رہا اور جامعہ رضویہ اور سُنی رضوی جامع مسجد اپنی آب و تاب سے آج بھی حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی کرامت کا مُنہ بولتا ثبوت ہے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ اپنے مریدین اور عقیدتمندوں کے گھروں میں بہت کم تشریف لے جاتے' اور اگر کسی کا اصرار بڑھتا تو اس کے گھر میں تھوڑا سا قیام فرما کر دعائے خیر کے بعد واپس آجاتے، زیادہ دیر نہ قیام فرماتے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ فیصل آباد کے قریب

لہ قلمی یادداشت مولانا محمد اسلم رضوی۔ محررہ ۷ ذی قعدہ ۱۳۹۴ھ مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

Marfat.com

ٹوانہ گاؤں موجودہ نام سہگل آباد کے ایک مُرید کے اصرار پر اس کے ہاں تشریف لے گئے۔ آپ کے ہمراہ مولانا حافظ احسان الحق رحمۃ اللہ علیہ اور چند عقیدت مند اور بھی تھے۔ جب گاؤں کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ سامنے راستہ میں ایک خونخوار "بُولی" کُتا بیٹھا ہے، حافظ صاحب نے عرض کیا کہ راستہ بدل لیا جائے تاکہ یہ کُتا کسی پریشانی کا باعث نہ بنے۔ آپ نے فرمایا، ارے بندۂ خُدا! یہ ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ ان شآء اللہ۔

چنانچہ آپ نے اپنا سفر جاری رکھا۔ کُتّے نے جب آپ کی نُورانی صُورت دیکھی تو دوڑتا ہُوا آپ کی طرف آیا اور اپنا سر آپ کے قدموں پر رکھ دیا۔ گویا اپنی عقیدت کا سر جُھکا لیا۔

حاضرین نے دیکھ کر یقین کر لیا کہ حضور شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی عظمت کے سامنے جانور بھی جُھک جاتے ہیں۔[1]

ماسٹر مشتاق احمد قادری مدرس گورنمنٹ مڈل سکول ۵۶۹ گ۔ ب جڑانوالہ ضلع فیصل آباد بیان کرتے ہیں چودھری محمّد باقر ساکن چک ۶۴ گ۔ ب کی دعوت پر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ ان کے ہاں تشریف لے گئے۔ وہاں آپ کا نُورانی بیان ہُوا اور احباب سے ملاقات بھی ہوئی۔ راستہ میں چودھری محمّد شریف کے بھائی چودھری محمّد یٰسین کا رقبہ آیا۔ انہوں نے عرض کی کہ حضور یہ رقبہ بنجر ہے۔ بلندی پر ہونے کے باعث نہری پانی اسے سیراب نہیں کرتا آپ نے ان کے لیے دُعائے خیر و برکت فرمائی۔ اسی سال گورنمنٹ کی ٹیوب ویل

---

[1] قلمی یادداشت محمّد اشرف اظہر، پاک بحریہ۔ کراچی۔ محررہ ۲۳ نومبر ۱۹۷۴ء۔ مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

Marfat.com

سکیم منظور ہوئی۔ اور ٹیوب ویل انہی کے رقبہ میں لگا۔ اب اس کی پیداوار دیگر آباد اور زیرِ کاشت رقبوں سے کسی طرح کم نہیں۔ یہ احباب آج بھی اپنی کاشت اور زمین کی زرخیزی کو حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی کرامت سمجھتے ہیں[1]

صوفی عبدالرحمٰن قادری رضوی ساکن چک[2] ۲۲۲ ر ضلع جھنگ صدر اپنے ایک تحریری بیان میں لکھتے ہیں کہ ہماری دعوت پر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ ہمارے ہاں تقریر کے لیے تشریف لائے۔ اس جلسہ میں مولانا حافظ محمد احسان الحق مدرس جامعہ رضویہ، مولانا حافظ محمد عبدالرشید جھنگوی اور مولانا احمد بخش ضیائی بھی تشریف لائے۔ ان حضرات نے مذہب حق کی حقانیت اور فرقِ باطلہ کی تردید میں خوب تقاریر فرمائیں۔ بعد ازاں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ نے اپنا نورانی بیان فرمایا۔ آپ کے روحانی اور علمی بیان کو حاضرین نہایت توجہ اور شوق سے سن رہے تھے۔ ماسوائے تقریر کے ہر طرف خاموشی تھی۔ اچانک گاؤں کے ایک طرف کھیتوں میں شور شروع ہوا۔ حضرت نے دریافت فرمایا کہ یہ شور کیسا ہے۔ آپ کو بتایا گیا کہ گاؤں کے نمبردار سوہنا خاں کے گندم کے کھلیان میں کسی نے آگ لگا دی ہے جس سے اس کی گندم جل گئی ہے۔

آپ نے فرمایا:

"اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ مسلمانو! خاموشی سے بیان سنیں۔ جن صاحب کا نقصان ہوا ہے اللہ تعالیٰ ان کو اس سے زیادہ عطا فرمائے گا۔"

حاضرین خاموش ہو گئے۔ آپ کا بیان دو گھنٹے جاری رہا۔ اس کے بعد

---

[1] قلمی یادداشت ماسٹر مشتاق احمد قادری، محررہ ۳۰، دسمبر ۱۹۷۴ء مخزونہ جامعہ رضویہ۔ فیصل آباد۔

[2] چک نمبر ۲۲۲ گھوڑیانوالہ۔

Marfat.com

صلوٰۃ وسلام پڑھا گیا۔ جب آپ نے دُعا کے لیے ہاتھ بلند فرمائے تو کسی نے عرض کی حضور! چور کا پتہ ضرور لگنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا:

"انشاء اللہ العزیز چور کا پتہ چل جائے گا۔"

جلسہ کے بعد ابھی آپ وہیں تھے کہ آپ کو بتایا گیا کہ اصل چور کا پتہ چل گیا ہے۔ مجرم نے اپنے جرم کا اقرار بھی کر لیا ہے۔ اس طرح بطور تاوان اس نے گندم کی قیمت سے زیادہ رقم ادا کر دینے کا وعدہ کر لیا ہے۔ ضمانت پر اس مجرم کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ یہ واقعہ مئی ۱۹۶۱ء کا ہے۔

اس طرح حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی دُعا کی برکت سے یہ کرامت ظاہر ہوئی۔[۱]

صوفی عبدالرحمٰن قادری مذکور اپنے دوست حضور محمد ابن حاجی اللہ دین مقیم نواں شہر جھنگ صدر کی زبانی حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی ایک اور کرامت بیان کرتے ہیں۔ حضور محمد، حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپ دورہ حدیث شریف پڑھا رہے تھے۔ تدریس سے فراغت کے بعد آپ نے باہر سے آنے ہوئے احباب کو شرفِ باریابی سے مشرف فرمایا۔ ہر ایک کی خیریت دریافت فرمائی اور ان کی حاجات کے لیے دُعائے خیر فرمائی۔ حضور محمد بیان کرتے ہیں کہ بڑی جرأت کر کے اپنا مدّعا عرض کیا کہ حضور دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بیٹا عطا فرمائے اور اسی حمل سے عطا فرمائے۔

---

[۱] قلمی یادداشت صوفی عبدالرحمٰن قادری، چک ۲۴۴ ضلع جھنگ صدر، محررہ ۱۳۸۲ھ مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

Marfat.com

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ یہ سوال سُن کر مسکرا دیے۔ کیونکہ میں دیہاتی تھا اور مانگنے کا صحیح ڈھنگ نہ جانتا تھا۔ آپ نے تھوڑی دیر کے لیے توقف فرمایا پھر آپ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ، حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ، وسیلہ جلیلہ سے آپ کو اسی حمل سے بیٹا عطا فرمائے گا۔ اس کا نام محمد رمضان رکھنا۔ اور وُہ حافظِ قرآن ہو گا۔"

ایک عرصہ بعد حضور محمد اپنے دوست صوفی عبدالرحمٰن کو ملا، اور بتایا کہ ماشاء اللہ محمد رمضان اب قرآن مجید حفظ کرتا ہے اور پانچواں پارہ یاد کر رہا ہے۔ اس طرح حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ العزیز کی کرامت سے محمد رمضان اپنے والدین کے ہاں پیدا ہوئے اور آپ کے فرمان کے مطابق قرآن مجید کا حافظ بنے۔[۱]

محمد فاروق حنفی غلہ منڈی چک جھمرہ، ضلع فیصل آباد بیان کرتے ہیں کہ بارہ[۱۲] سال کی عمر میں میرے ناخن کسی موذی مرض سے سیاہ ہو گئے نیز ناخنوں سے گوشت علیحدہ ہو گیا۔ اس کے لیے مروجہ تمام طریقہ ہائے علاج ایلوپیتھی ہومیوپیتھی اور یونانی معالجین سے علاج کروایا۔ کئی صاحبوں سے تعویذ کروائے دَم کروائے لیکن کوئی افاقہ نہ ہُوا۔ اُمید کی کوئی کرن نظر نہ آ رہی تھی۔ ایک روز بندہ اپنے والد ماجد کے ہمراہ حضرت محدثِ اعظم قدس سرہٗ کے حضور ملاقات کے لیے حاضر ہُوا۔ دورانِ گفتگو بیماری کی بات ہوئی۔ آپ نے فرمایا:

---

[۱] قلمی یادداشت صوفی عبدالرحمٰن قادری، چک نمبر ۲۲۲ ضلع جھنگ صدر۔

Marfat.com

"حکیم عمر دین صاحب بھوانہ بازار والوں سے دوائی لیں"۔

اس کے بعد خود دم فرمایا۔ حکیم صاحب میری نگاہ میں ایسے حاذق طبیب نہ تھے۔ لیکن آپ کے ارشاد کے مطابق ان کا علاج شروع کر دیا۔ میں سوچ رہا تھا کہ حضرت نے ان سے علاج کیسے شروع کروا دیا۔ اس دوران آپ دم بھی فرماتے رہے۔ بالآخر مجھے مکمل آرام آگیا، میرا مرض جاتا رہا۔ آخر عقدہ یہ کھلا کہ آرام تو آپ کی دعاؤں سے آگیا ہے مگر آپ نے کمالِ اخفائے حال کے پیشِ نظر بظاہر طبیب کے علاج کا مشورہ دیا۔[1]

صوفی احمد دین، مکان نمبر ۹۰۵ محلہ ہزاریاں بیرون دہلی گیٹ ملتان اپنے مکتوب میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ العزیز کی چند کرامات تحریر کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ ۲۷ رجب المرجب ۱۳۷۲ھ / ۲۴ جنوری ۱۹۵۹ء کو میں فیصل آباد جامعہ رضویہ میں حاضر ہوا اور آپ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ دارالافتاء میں مجھے اور سیال شریف سے آئے ایک اور مہمان کو کھانا کھلایا گیا۔ کھانے میں گوشت اور روٹی تھی۔ کھانے کے دوران میں نے خیال کیا کہ آج اگر میں گھر ہوتا تو حلوہ ضرور کھاتا۔ کھانا کھانے کے بعد میں خاموشی سے بازار چلا گیا اور ایک ہوٹل سے حلوہ کھایا۔ جب واپس آیا تو حضرت قبلہ شیخ الحدیث قدس سرہٗ سامنے موجود تھے۔ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ کہاں گئے تھے؟ اب میرے لیے بتانا انتہائی مشکل ہو گیا۔ اگر سچ کہتا ہوں تو ندامت ہوتی ہے اور اگر جھوٹ بولتا ہوں تو آپ کی نگاہِ بصیرت میرا پول کھول دیتی ہے۔ اس حیرانی

---

[1] قلمی یادداشت محمد فاروق حنفی چک جھمرہ، محررہ ۱۳۹۴ھ مخزونہ جامعہ رضویہ، فیصل آباد

Marfat.com

میں نے بات بنانے کے انداز میں عرض کیا، حضرت اخبار پڑھنے بازار گیا تھا۔ آپ نے میرا بازو پکڑا اور اپنے حجرۂ مبارکہ میں بٹھایا اور حلوہ کی ایک پلیٹ عطا فرمائی اور ساتھ ہی مجھے نصیحت آمیز انداز میں فرمایا، یونہی بازار میں گھومنا پھرنا مناسب نہیں۔ اب مجھے بڑی ندامت ہو رہی تھی کہ تو کتنا حریص ہے کہ آستانہ عالیہ کے عمدہ اور نفیس کھانے پر کیوں اکتفا نہ کیا مگر ساتھ ہی تعجب ہو رہا تھا، کہ میرے دل کی حرکات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ سے مخفی نہیں[۱]۔

نائب صوبیدار (ریٹائرڈ) مختار احمد قادری رضوی سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ مولانا محمد انور قادری رضوی خطیب لاہور چھاؤنی کی زبانی حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی ایک عجیب کرامت کا حال بیان کرتے ہیں۔ اگرچہ کرامت کا صدور غیر عادی امور اور عقل کی رسائی سے بالا ہوتا ہے تاہم اس نوعیت کی کرامات کا وقوع اولیائے سابقین سے ہو چکا ہے۔ مولانا محمد انور قادری بیان کرتے ہیں کہ طالب علمی کے دوران ان کے ذمہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کو بوقت سحر وضو کرانا تھا۔ حسب معمول ایک سحر کو جب وہ آپ کے کمرے میں داخل ہوئے تو انتہائی خوفناک منظر سے دوچار ہوئے۔ دیکھا کہ آپ کے وجود مسعود کے اعضا جسمانی بکھرے ہوئے ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر نہایت تعجب رخوف کے مارے کمرے سے باہر آنے ہی والے تھے کہ کسی نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا، ٹھہر جاؤ میں نے جب مڑ کر دیکھا تو کندھے پر ہاتھ رکھنے والے خود حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ تھے۔ آپ نے تبسم کناں ہو

---

[۱] قلمی یادداشت صوفی احمد دین، ملتان۔ محررہ ۱۳۹۶ھ مخزونہ جامعہ رضویہ۔ فیصل آباد۔

Marfat.com

کر مجھے تسلی دی جس سے میرا خوف دُور ہُوا۔[1]

مولانا محمد انور موصوف نے بیان کیا ایک مرتبہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے ہمراہ دربار حضور داتا گنج بخش قدس سرہٗ کی حاضری کے لیے آپ کے ہمراہ لاہور حاضر ہُوا۔ (غالباً یہ واقعہ آپ کی علالت اور نقاہت کے ایام کا ہے) دربار حضور داتا گنج بخش قدس سرہٗ کے صحن سے باہر ایک اجنبی بزرگ حضرت سے بغل گیر ہوئے جن کا نورانی چہرہ نہایت تاباں تھا۔ بغل گیر ہونے کے بعد آپ وہیں سے واپس اسٹیشن کی طرف روانہ ہونے لگے۔ میں نے ہمت اور جرأت کر کے عرض کیا کہ حضور! مزارِ پُرانوار پر حاضری ------؟

آپ نے فرمایا، "جن سے ہم نے ملنا تھا ان سے ملاقات ہو گئی ہے۔"

سرورِ کون و مکاں، نُورِ ربِ جناں، باعث مکان ولامکاں، رحمت عالمیاں باعثِ تخلیق جہاں، سُرورِ قلب وجاں، شفیعِ مُجرماں، تسکین راضیاں، مختار دوجہاں، امامِ مُرسلاں، راحتِ قدسیاں، آقا و مولا حور وغلماں، حضورِ پُرنور شافع یوم النشور سیدِ عالم و عالمیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم کے معجزاتِ کریمہ میں برکت طعام کا معجزہ بارہا رونما ہُوا۔ قلیل کھانے میں کثیر برکات رونما ہوئیں۔ اربابِ سیر نے ان معجزات کو قوی اور صحیح اسناد سے کتب سیر میں جمع کیا ہے۔

سرکارِ سرِ ہر کار سرورِ انبیاء علیہم السلام کی کامل اتباع سے کھانے میں غیر معمولی برکت کے واقعات بطور کرامت اولیائے کاملین کی مُبارک زندگیوں میں بھی

---

[1] قلمی روایت نائب صوبیدار مختار احمد، سانگلہ ہل، محررہ ۲۰ رجب ۱۳۹۲ھ مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

Marfat.com

ان کی برکتوں سے ظاہر ہوئے۔ ایسی ہی بے شمار کرامتیں سیّد المحدّثین حضرت شیخ الحدیث قدّس سرّہٗ کی حیاتِ مُبارکہ میں بھی ظاہر ہوئیں۔ اسی نوعیّت کی چند کرامات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

جناب مختار احمد قادری رضوی، سانگلہ ہِل ضلع شیخوپورہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت شیخ الحدیث قدّس سرّہٗ العزیز میری شادی کی تقریب میں سانگلہ ھل جلوہ افروز ہوئے۔ نکاح خوانی مولانا مُحمّد عنایت اللہ خطیب سانگلہ ہِل نے کی۔ انہوں نے نکاح خوانی میں لڑکی کا نام پُوچھا۔ اس پر حضرت شیخ الحدیث قدّس سرّہٗ نے مسئلہ ارشاد فرمایا،

لڑکی کا نام پُوچھنے یا نام لینے کی ضرورت نہیں۔ اتنا کہہ دینا ہی کافی ہے کہ فلاں صاحب کی بڑی لڑکی یا منجھلی لڑکی وغیرہ۔ شادی کی تقریب میں بُلائے ہوئے مہمانوں کے علاوہ علاقہ بھر کے عقیدت مند حضرت قبلہ شیخ الحدیث قدّس سرّہٗ کی زیارت کے لیے اُمڈ آئے۔

زائرین کی کثرت کا اندازہ یوں کیا جا سکتا ہے کہ صحن اور گلی میں جگہ پُر ہو جانے کے باعث لوگ چھتوں پر چڑھ گئے تھے۔ خطرہ تھا کہ کہیں چھت ہی نہ گر جائے۔ مگر یہ خطرہ بھی ٹل گیا۔ اب دُوسرا خطرہ یہ تھا کہ کھانا تو مدعوین کی تعداد کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ اب یہ کثیر تعداد کو کس طرح کفایت کرے گا۔ مگر مدعوین اور زائرین کے کھانا کھا چکنے کے بعد معلوم ہُوا کہ کھانا تو ابھی خاصی مقدار میں بچ گیا ہے۔ سُبحان اللہ! یہ حضرت شیخ الحدیث قدّس سرّہٗ کی برکتوں سے قلیل کھانے میں کثیر برکت پیدا ہوگئی۔[1]

---

[1] قلمی یادداشت جناب مختار احمد قادری۔ سانگلہ ہل۔ محررہ ۲۰ رجب ۱۴۰۲ھ۔ مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

Marfat.com

صوفی محمد لطیف ولد گلاب دین، چک نمبر ۱۲۳ ج۔ب سدھو پورہ فیصل آباد بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کو کھانے کی دعوت دی۔ حسبِ وعدہ آپ ہمارے ہاں تشریف فرما ہوئے۔ میں نے اندازاً چھ آدمیوں کا کھانا تیار کروا رکھا تھا۔ مگر آپ کی آمد کا سُن کر عقیدت مند جمع ہوئے۔ میں نے کھانے کے انتظام اور آدمیوں کی کثرت کے باعث اپنے قلبی خطرات کا اظہار آپ سے کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

گھبرائیں نہیں۔ **اللہ** سُبحانہٗ کا نام لے کر کھانا شروع کر دیں۔ جب کھانا شروع کیا تو اس وقت چالیس آدمی موجود تھے۔ سب نے پیٹ بھر کر کھایا۔ جب سب حاضرین کھانا کھا چکے تو دیکھا کہ ابھی کھانا بچ گیا ہے۔ اس کے بعد وہی کھانا گھر والوں کے لیے بھی کافی تھا۔[1]

موصوف صوفی محمد لطیف بیان کرتے ہیں کہ ان دنوں ہماری بھینس آٹھ سیر دُودھ دیتی تھی، جس سے ہم لسّی وغیرہ بنا لیتے تھے۔ مگر اس دعوت کے موقعہ چھ سیر دُودھ مہمانوں کی خدمت میں صرف ہُوا۔ صرف دو سیر دُودھ بچا جس سے دہی بنایا گیا۔ صبح کو جب میری بیوی نے لسّی تیار کی اور مکھن نکالا تو حیران ہوگئی کہ دو سیر دہی سے آج اتنا ہی مکھن نکل آیا ہے جتنا اس سے پہلے آٹھ سیر دُودھ سے نکلتا تھا۔ یہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی کرامت تھی۔[1]

لاہور میں حضور داتا گنج بخش قدس سرہٗ کے مزارِ پُر انوار کی حاضری کے لیے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کثرت سے حاضر ہوتے۔ بعض احباب

---

[1] قلمی یادداشت صوفی محمد لطیف، چک نمبر ۱۲۲ ج۔ب محررہ ۱۳۹۳ھ، مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

Marfat.com

فیصل آباد سے ہمراہ ہوتے۔ ایک مرتبہ کی حاضری کے موقعہ پر صوفی محمد عمر دراز قادری پرانی غلہ منڈی فیصل آباد ساتھ تھے۔ وہی بیان کرتے ہیں کہ حاضری کے بعد حسب معمول آپ صحن میں جلوہ افروز ہوئے زائرین کی ایک تعداد آپ کے گرد جمع ہوگئی۔ آپ کے نورانی چہرہ کی زیارت کر رہی تھی۔ ساتھ ہی مسائل بیان ہو رہے تھے کہ حضور داتا گنج بخش قدس سرہٗ کے مجاور تشریف لائے۔ انہوں نے آپ کو کھانے کی دعوت پیش کی۔ گھر میں انہوں نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے کھانے کا انتظام کر رکھا تھا۔ آپ نے فرمایا:

"کچھ احباب لائل پور سے میرے ساتھ آئے ہیں اور کچھ دوست یہاں اور بھی موجود ہیں۔ ان کو چھوڑ کر اکیلا کھانے کے لیے کیسے چلا جاؤں۔"

انہوں نے عرض کی:

"حضور! میں نے آپ کی دعوت کی ہے۔ آپ اپنی مرضی سے جتنے احباب کو ساتھ لے چلیں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ بلکہ حقیقت میں آپ ہی کا بندوبست ہے۔"

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ اٹھ کھڑے ہوئے اور آپ کے ہمراہ پندرہ سولہ آدمی بھی تھے۔ جب ان کے مکان پر پہنچے تو آپ نے کھانے پر دعائے خیر فرمائی۔ اس کے بعد وہی قلیل کھانا حاضرین کے لیے کافی ہوگیا بلکہ آپ کی برکت سے وہ کھانا بچ بھی گیا۔[1]

مولانا غلام رسول رضوی شارح بخاری سابق شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد

---

[1] قلمی یادداشت صوفی محمد عمر دراز۔ فیصل آباد۔ محررہ ۹ ستمبر ۱۹۸۰ء مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

Marfat.com

بیان کرتے ہیں کہ تابِ علمی کے دور میں حضور پُر نور نورٌ علیٰ نور منبع الانوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کے مسئلہ میں مجھے یک گونہ تشویش رہتی تھی۔ ذہن عقلی دلائل کی طرف راغب تھا۔ حضرات علمائے کرام کے بیان کردہ دلائل سے تسکین نہ ہو رہی تھی۔ ایک شب میں نے خواب میں حضور امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدی محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو ایک ساتھ وسیع میدان میں کھڑے دیکھا۔ اس اثنا میں خاموشی کا عالم تھا۔ اچانک ایک غیر متعارف شخص کو دیکھا کہ وہ بلند آواز میں کلام کر رہا ہے۔ تینوں حضرات آسمان میں مغرب کی سمت جاتے ہوئے چمکتے نظر آئے۔ حضور پُر نور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے آگے چودھویں رات کے بے غبار چاند سے زیادہ منور نظر آ رہے تھے۔

یہ سیدی محدثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیّن کرامت تھی کہ مسئلہ نُورانیت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں میری عقلی تشویش کو عینی مشاہدہ کروا کر دُور فرما دیا۔ اس کے بعد اس مسئلہ میں نقلی اور عقلی دلائل اور براہین ساطعہ سے قلب مطمئن ہو گیا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ [1]

موصُوف مولانا غُلام رسُول اپنے تحریری بیان میں لکھتے ہیں کہ حضور سیدی محدثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال پُر ملال کے بعد مجھے لاہور سے لائل پور منتقل ہونا پڑا۔ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد میں حدیث شریف صحاح ستہ

---

[1] قلمی یادداشت مولانا غلام رسُول فیصل آباد۔ محررہ ۱۳۹۴ھ۔ مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

Marfat.com

بوسہ دینے کے لیے حاضر ہُوا۔ جب صحن مسجد سے گزر کر سرہانے کی طرف حاضر ہُوا تو وہاں ایک بزرگ کو سر جُھکائے کھڑے ہوئے دیکھا۔ ان کے گرد مجمع سر جُھکائے کھڑا تھا۔ چاروں طرف لوگوں کی بھیڑ تھی۔ اس بندۂ حقیر راقم کو خیال گزرا کہ حزب الاحناف لاہور کے شیخ الحدیث حضرت سید ابُوالبرکات صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے شاگردوں اور مریدین کے ہمراہ سلام عرض کر رہے ہیں۔ راقم مجمع کو چیرتا ہُوا جب ان بزرگ کے بالکل قریب پہنچا تو محسوس اور ادراک کیا کہ مزار پاک سے ایک ایسے نُور کا آپ پر ورود ہو رہا ہے جس میں آپ مدہوش و مستغرق محوِ نظارہ جمال کھڑے ہیں۔ آپ کے بالکل قریب ہوتے ہی وہی انوار اس بندۂ حقیر پر تقصیر راقم کے جسم پر بھی وارد ہو گئے۔ جسم یک دم روئی کے پھائے کی طرح ہلکا پھلکا ہو گیا۔ ہوش و حواس رخصت ہو گئے۔ سکر و جذب، محویت و استغراق طاری ہو گیا لذّت و کیفیّت اگر اس حالت کی بیان کی جائے تو علمائے ظاہر فتنہ کھڑا کر دیں راقم نہیں جانتا کہ آپ کے گرد جن مریدین اور شاگردوں کا مجمع تھا ان میں سے بھی کسی کو ان انوار و لذّات کا ادراک تھا یا نہیں۔ لیکن یہ بندۂ حقیر پُر تقصیر چونکہ پہلے سے کچھ واقفیت رکھتا تھا، سمجھ چکا تھا کہ انتہائی بالائی مقام کا فیض ہے اس لیے محوِ نظارہ جمال ہو کر لطف اندوز ہونے لگا۔ قلب پر رقّت طاری ہو گئی۔ آنسو خود بخود ٹپک رہے تھے۔ جان و دل ایک عجیب و غریب ناقابلِ بیان لذّت میں محو تھے۔ کافی دیر کے بعد وُہ بزرگ اسی عالم میں آہستہ آہستہ واپس ہوئے۔ یہ راقم بھی لرزاں و خیزاں اُن کے پیچھے پیچھے صحن مسجد کی طرف چلا۔ بغور دیکھا تو معلوم ہُوا کہ آپ حزب الاحناف لاہور کے شیخ الحدیث جناب

Marfat.com

کی تدریس میرے سپرد ہوئی۔ ان دنوں جامعہ رضویہ کے مہتمم و صدر حضرت صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول چھوٹی عمر کے باوجود حوادث سے دوچار رہتے تھے۔ مخبر ہوائیں فضا کو مکدر بنا رہی تھیں۔ اغیار کی مخالفت اور اپنوں کی چیرہ دستیوں سے آپ کے قویٰ مضمحل ہو رہے تھے۔ ہر سُو پریشانی ہی پریشانی نظر آتی تھی۔ مستقبل مخدوش ہو رہا تھا۔ ان ایام میں مجھے سرورِ کائنات راحتِ قلب و سینہ سرکارِ

مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ حضور سیدی محدث اعظم قدس سرہٗ کی زیارت نصیب ہوئی۔ اس مرتبہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم خاموش تشریف فرما تھے۔ گفتگو حضور سیدی محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی فرما رہے تھے۔ دورانِ گفتگو حضور سیدی محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے دریافت فرمایا: "فضل رسول کا کیا حال ہے۔" میں نے کچھ موجود پریشانی کا ذکر کیا۔

اس خواب کے بعد جلد ہی حالات تبدیل ہونے لگے۔ خوشگوار انقلاب آیا اور تمام راہیں ہموار ہو گئیں، مخالفتیں دب گئیں اور اطمینان نصیب ہوا۔

حضور سیدی محدثِ اعظم قدس سرہٗ کے وصال کے بعد کے یہ تصرفات اور اپنوں کی دستگیری آپ کی واضح کرامات میں سے ایک کرامت ہے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے روبرو اگر کوئی شخص آپکی کوئی کرامت بیان کرتا تو آپ اس پر مباہات نہ فرماتے بلکہ تبسم فرما کر اس کا کوئی محل بیان فرما دیتے۔ جس سے حاضرین کوئی تعبیر سمجھ لیتے۔ اسی نوعیت کی ایک کرامت اور اسکی تعبیر مولانا علامہ غلام رسول رضوی فیصل آبادی بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ خواب میں میں نے دیکھا کہ حضرت محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

اپنے دارالکتب میں چار زانو تشریف فرما ہیں اور سرورِ کائنات باعثِ کون و مکاں امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ کی گود میں سرِ مبارک رکھے آرام فرما ہیں۔ سیدی محدثِ اعظم آپ کی پیاری پیاری آنکھوں میں سلائی سُرمہ سے سُرمہ لگا رہے ہیں۔ میں نے اس مبارک خواب کو کسی وقت ذکر کیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے فضل و کرم سے سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہمارے ہاتھوں ٹھنڈک پہنچتی ہے۔ ہماری دینی خدمات سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم سے راحت ملتی ہے۔[1]

اولیاء اللہ کی کرامت سے بگڑی بنتی ہے، بنی ہوئی سنورتی ہے اور بعض اوقات اس کے ثمرات سے ایک جہاں بہرہ ور ہوتا ہے۔ اسی نوعیت کی کرامات سے جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور کا قیام ہے۔ اب یہ مدرسہ اپنی تعلیمی اور اشاعتی خدمات میں برِّصغیر کے نمایاں مدرسوں میں شمار ہوتا ہے۔ اتفاق سے اس کی بُنیاد سے لے کر آج تک آپ کے تلامذہ نے اس کی علمی و تدریسی خدمات میں سب سے زیادہ حصّہ لیا۔ بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ یہ مدرسہ آپ کے فیضانِ علمی کا وارث اور مظہر ہے تو بجا ہوگا۔ اس مدرسہ کی بُنیاد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی کرامت ہے۔ جسے مولینا علامہ غُلام رسُول رضوی بانی و مہتمم جامعہ نظامیہ رضویہ یوں بیان کرتے ہیں:

میں لاہور میں دارالعلوم حزب الاحناف میں مدرس تھا۔ اس وقت یہ مدرسہ اندرون دہلی دروازہ تھا۔ اور وہیں کرایہ کے ایک مکان میں میری اقامت

---

[1] قلمی یادداشت مولانا غلام رسُول رضوی فیصل آباد، محررہ ۱۳۹۴ھ، مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام (فیصل آباد)۔

Marfat.com

تھی۔ ان دنوں حضرت محدّثِ اعظم، حضور داتا گنج بخش علیہ الرّحمۃ والرضوان کے مزار پُر انوار پر فاتحہ کے لیے آئے۔ فاتحہ سے فارغ ہو کر اسٹیشن کی طرف تانگہ پر تشریف لے جا رہے تھے۔ جب لوہاری دروازہ کے قریب سے گزرے تو فرمایا:

"یہاں ایک رضوی مدرسہ بڑا موزوں ہے۔"

میں نے سُنا تو سہی مگر چنداں التفات نہ کی۔ کیونکہ اس علاقہ میں نہ تو میں امام و خطیب تھا، نہ رہائش کا کوئی انتظام۔ اس علاقہ کے کسی شخص سے تعارف بھی نہ تھا۔ میرے لیے اس علاقہ میں سوائے اجنبیت کے اور کچھ نہ تھا۔ ان اسباب کی بنا پر آپ کے فرمان پر میں پوری سنجیدگی سے غور نہ کر سکا۔

اتّفاق سے چند روز بعد اندرون لوہاری دروازہ محلّہ خراسیاں کی جامع مسجد کی امامت و خطابت میرے سپرد ہوئی۔ اس مسجد کے جنوب میں ایک متروکہ جگہ بے کار پڑی تھی۔ حضرت موصوف کے ارشاد اور اشارہ پر عنکبوتِ نسیاں جالا تن چکی تھی۔ ایک شب خواب میں حضور امام الانبیاء صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کو اس متروکہ جگہ تشریف فرما دیکھا اور اپنے آپ کو حضور صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم کے عقب میں متواضع دیکھا۔ اسی ویران جگہ کے ایک حصّہ میں کسی دُوسرے موقعہ پر سرورِ کائنات صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے ساتھ عربی میں اپنے آپ کو گفتگو کرتے دیکھا۔ اس اثنا میں بھی قطعاً مدرسہ کا خیال نہ تھا۔ پھر تھوڑا ہی عرصہ گزرا کہ خیال آیا کہ یہاں دینی مدرسہ قائم ہونا چاہیے۔ یہ ارادہ مصمّم کر لیا۔ اللّٰہ تعالےٰ[1] نے اسباب بھی مہیا فرما دیے اور معمولی مزاحمت کے بعد غیر معمولی کامیابی نصیب ہوئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے ویران جگہ علمی مرکز میں تبدیل ہو کر جامعہ نظامیہ رضویہ

[1] جلّ جلالہٗ

Marfat.com

کے نام سے موسوم ہوئی۔ گذشتہ حالات اور حضرت محدثِ اعظم قدس سرہٗ کے ارشاد کی روشنی میں یہ عقدہ حل ہُوا کہ جامعہ نظامیہ رضویہ آپ کی غیر فانی کرامت ہے۔[۱]

جناب مختار احمد قادری رضوی، سانگلہ ہل، ضلع شیخوپورہ اپنے ایک مشاہدہ کو بیان کرتے ہیں جس میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی حاضر جوابی کے ساتھ ساتھ آپ کی علمی کرامت اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا تصرف نمایاں ہے۔ موصوف لکھتے ہیں :

ایک مرتبہ حضور محدثِ اعظم دورہ حدیث پڑھا رہے تھے۔ بندہ بھی وہاں حاضر تھا۔ حضور نے دورانِ دورہ حدیث فرمایا :

"ایک مرتبہ ایک مجلس میں کچھ دیوبندی "مالوی" آ گئے۔ (مالوہ ، بھارت کا ایک شہر ہے اس کی طرف نسبت کے حوالہ سے آپ دیوبندی مولویوں کو مالوی کہا کرتے تھے) ان میں ایک مالوی نے صف کا تنکا توڑا اور پھر اُس کے بھی ٹکڑے کر دیے۔ ان ٹکڑوں میں ایک ٹکڑا پکڑ کر وہ میرے سامنے کرتا ہے اور سوال کرتا ہے کہ کیا حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو اس کا بھی علم ہے ؟

گویا وُہ اپنے طور پر حضورِ انور عالم ماکان و مایکون صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علمِ وسیع پر اعتراض کر رہا تھا۔ حضرت قبلہ شیخ الحدیث قدس سرہٗ نے فرمایا کہ یہ سوال سُن کر مجھے کچھ توقف ہُوا کہ ایسا سوال اس سے پہلے میرے سامنے نہیں آیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور اعلیٰ حضرت

---

[۱] قلمی یادداشت مولانا غلام رسُول رضوی، فیصل آباد۔ مخزونہ جامعہ رضویہ ، مظہر اسلام فیصل آباد۔

Marfat.com

عظیم البرکت الشاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کی طرف توجہ کی۔ آپ کی برکت اور تصرف سے میرے دل میں معًا یہ القا ہُوا کہ اس مالوی سے یہ پوچھو کہ اس تنکے کو حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم ہے یا نہیں"۔
میں نے ایسا ہی الزامی اعتراض اس پر قائم کیا۔ تو وُہ مبہوت ہو گیا۔ نہایت شرمندہ ہو کر اُٹھ گیا۔[1]

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کی طرف توجہ کرنے پر جو مفہوم آپ کے دل میں القا ہُوا وُہ ایک حدیث کا مفہوم ہے۔ مفہوم یہ ہے کہ "سوائے سرکش انسانوں اور جنوں کے دُنیا کی ہر شے جانتی ہے کہ میں اللہ کا رسُول ہُوں"۔
حدیثِ مُبارک کے کلمات یوں ہیں :

قال ما بین السماء والارض شی الایعلم انی رسول اللہ الا عاصی الجن والانس ۔[2]

اس حدیث کو ثعلبہ بن مالک جابر بن عبد اللہ، یعلی بن مُرہ اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔

مولانا فیض احمد قادری، منڈی فتح پور تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی ایک کرامت بیان کرتے ہیں۔ اس کرامت کا ظہور آپ کے وصال کے بعد ہُوا۔ چونکہ اس کا تعلق ایک حدیث شریف کے کلمات سے متعلق ہے اس لیے بڑی دلچسپ اور لطیف ہے۔ مولانا موصُوف بیان کرتے ہیں کہ میں جامع مسجد

---

[1] قلمی یادداشت مختار احمد رضوی سانگلہ۔ محررہ ۳۰ رجب ۱۳۹۳ھ مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد۔
[2] کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جلد اوّل، ص ۲۱۲ ۔

Marfat.com

چوک اعظم کے متصل ایک کمرے میں موجود تھا۔ میرے پاس ڈاکٹر نور محمد صدر انجمن فدایانِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) چوک اعظم، موجود تھے۔ ڈاکٹر صاحب صوم وصلوٰۃ کے پابند اور پابندِ شرع ہیں۔ ان کے پاس ایک مہمان آئے ہوئے تھے۔ ان کا نام یاد نہیں رہا۔ البتہ ان کو سیکرٹری صاحب کہتے ہیں۔ وُہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چونکہ محدثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی ظاہری زندگی میں آپ کی زیارت نہ کر سکے آپ کے وصال کے بعد لائل پور جانے کا اتفاق ہُوا اور مزار پُرانوار کی زیارت سے آنکھوں کو ٹھنڈا کیا۔ ان دنوں اخبارات میں ایک بحث چل رہی تھی کہ:

"اطلبوا العلم ولو بالصین"

حدیث نہیں ہے۔ میرے ایک ساتھی جن کو کشفِ قبور حاصل تھا ہمراہ تھے مَیں نے اُن سے کہا کہ محدثِ اعظم کے حضور حاضر ہیں۔ اس حدیث کے بارے میں ان سے دریافت کرو۔ مراقبہ میں ان کو حضرت محدث اعظم نے بتایا کہ یہ حدیث ہے۔ لیکن قدرے الفاظ میں تبدیلی ہے۔ میں نے دوبارہ کہا کہ حضرت سے دریافت کریں کہ حدیث کے اصل کلمات کیا ہیں۔ آپ نے مراقبہ میں ارشاد فرمایا کہ چونکہ محدثین نے یہ کلمات ویسے ہی بیان کیے ہیں ان کے احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے وُہ الفاظ نہیں بتاتے۔[1]

مولانا فیض احمد قادری بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں میں پیپلز کالونی اے بلاک فیصل آباد کی قادری مسجد میں خطیب تھا۔ یہ وہی ایام ہیں جن میں حضرت محدثِ اعظم قدس سرہٗ علیل تھے۔ ناچیز ایک روز زیارت کے لیے آپ کی رہائش پر

---

[1] قلمی یادداشت مولانا فیض احمد قادری پنڈی فتح پور، محررہ ۱۹ر نومبر ۱۹۷۰ء مخزونہ جامعہ رضویہ (فیصل آباد)

Marfat.com

حاضر ہُوا - میرے ہاتھ میں درسی کتاب نُور الانوار تھی ، فارغ التحصیل ہونے کے بعد یہ کتاب میں نے دوبارہ پڑھنی شروع کر رکھی تھی - تاکہ درسی کتابوں کی تدریس آسان ہو جائے - حضرت محدّث اعظم قدس سرّہٗ نے دریافت فرمایا :

"آج کل کیا کرتے ہو؟"

عرض کیا حضور پڑھتا ہوں -

ارشاد فرمایا :

" ارے بندۂ خُدا ! پڑھاؤ "

میں نے دل میں یہ خیال کیا کہ حضرت صاحب ایسے ہی فرما دیتے ہیں مُجھ میں پڑھانے کی استعداد کہاں - لیکن آپ کے ارشاد " پڑھاؤ " کا یہ اثر تصرّف ہُوا کہ جو کتابیں پڑھی تھیں اور ان کے پڑھانے کی استعداد نہ تھی ، پڑھنے کی استعداد آگئی - اب علاقہ تھل فتح پور میں دارالعلوم حسینیہ رضویہ ادارہ قائم کیا ہے اس میں تدریس کا کام بھی کرتا ہوں ۱؎

یہی مولانا فیض احمد اپنی طالب علمی کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں جس سے عیاں ہوتا ہے کہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرّہٗ بعطائے الٰہی آئندہ کے حالات سے باخبر تھے - اور اشارات و کنایات میں دوسروں کو بھی خبردار کرتے - مولانا موصوف کا بیان اس طرح ہے کہ :

جن دنوں بندہ مشکوٰۃ شریف ، ملا حسن اور دیگر فنون کی کتابیں پڑھتا تھا ، حضور آقائے نعمت سیدی و مُرشدی قبلہ محدّث اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان نے مجھے

۱؎ قلمی یادداشت مولانا فیض احمد قادری ، پنڈی فتح پور (ایٹہ) ، محررہ ۱۹ نومبر ۱۹۷۴ء مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

Marfat.com

بلایا اور دریافت فرمایا :

"کیا پڑھتے ہو؟"

میں نے مشکوٰۃ شریف کا نام لیا - حضرت نے ارشاد فرمایا :

"دورہ حدیث میں شامل ہو جاؤ - مشکوٰۃ شریف کی حدیثیں صحاح ستہ میں آ جائیں گی - اور فنون کی دوسری کتابیں بعد میں نکال لینا"

میں دورہ حدیث میں شامل ہو گیا - بعد کے حالات نے ثابت کیا کہ یہ آخری دورہ حدیث تھا جو حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھایا -

آپ نے مجھے اس آخری دورہ میں شامل فرما کر حسرتوں سے نجات دی - ورنہ ساری عمر اس دورہ حدیث میں شامل نہ ہونے کی حسرتیں تڑپاتیں - [1]

ماسٹر غلام یٰسین، پکا کھوہ، فیصل آباد، حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ سے اپنی بیعت کا واقعہ یوں سناتے ہیں کہ ۱۹۵۲ء میں جب میں محکمہ بجلی میں ملازم ہو کر لائل پور متعین ہوا - جمعہ کی نماز اکثر کچہری بازار والی جامع مسجد میں ادا کرتا تھا - بعد میں ایک دوست کے ہمراہ حضرت شیخ الحدیث کی تقریر پُر تنویر سنی - عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ڈوبا ہوا بیان سن کر دل کی یہ کیفیت ہو گئی کہ آئندہ کے لیے آپ کے پیچھے جمعہ ادا کرنے کا فیصلہ کر لیا - وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی محبت دل میں بڑھتی گئی - جمعہ کے علاوہ گاہے گاہے بعد عصر مجلس عام میں حاضر ہونے لگا - لیکن ابھی تک مکمل تعارف نہ کروا سکا -

اتفاق سے ان دنوں ہمارے دفتر واقع گجر بستی میں شاہی مسجد میں پانی کی

---

[1] قلمی یادداشت مولانا فیض احمد قادری، پنڈی فتح پور، محررہ ۱۹ر نومبر ۱۹۷۴ء، مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام، (فیصل آباد) -

Marfat.com

سپلائی کے لیے بجلی کی موٹر کا کنکشن لاہور سے منظور ہو کر آیا۔ اس منظوری کو لے کر میں حضور محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہُوا۔ حضرت مسکرائے تعارف ہُوا۔ اب روزانہ حاضری کی نوبت آ گئی۔ مگر ابھی تک بیعت کا شرف حاصل نہ کر سکا۔ ایک بار دل میں شیطانی وسوسے پیدا ہونے لگے۔ آخر ایک رات دُرود تاج شریف کا ورد کر کے سو گیا مگر قسمت بیدار ہو گئی۔ حضور آقائے نامدار فخرِ موجودات، سرورِ کائنات، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہُوا۔ خلفاءِ راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم آپ کے ہمراہ ہیں۔ آپ نے مُجھے وضو کرنے کی ہدایت فرمائی۔ بعد میں تلاوتِ قرآنِ مجید کا ارشاد فرمایا بعد ازاں آپ نے حضرت شیخ الحدیث علیہ الرّحمہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

"جھنگ بازار والی ہستی کا دامن نہ چھوڑنا۔"

صبح ہوئی، میں حضرت محدثِ اعظم علیہ الرّحمہ کے حضور حاضر ہوا۔ آپ نے مُسکراتے ہوئے فرمایا:

"رات کیسے گزری"

میں نے عرض کی باطن میں تو آپ سے بیعت ہو چکا ہُوں اب صرف ظاہری آداب پُورے کرنے باقی ہیں۔ کرم فرمائیے اور مُجھے اپنے غلاموں میں شامل فرمالیجیے اس کے بعد آپ نے مجھے شرف بیعت عطا فرمایا۔[1]

ماسٹر غلام یٰسین مذکور، حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی ایک کرامت کا ذکر یوں کرتے ہیں:

---

[1] قلمی یادداشت ماسٹر غلام یٰسین، پکا کھوہ، فیصل آباد، محررہ ۲۲ نومبر ۱۹۷۴ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

Marfat.com

ایک روز بھوانہ بازار (فیصل آباد) میں ایک ریڑھی پر "میٹھا" (ایک پھل) نظر آئے۔ چونکہ اس پھل کو میں بہت پسند کرتا ہوں، جی میں آیا کہ دو تین میٹھے خرید لوں مگر اس وقت جیب بالکل خالی تھی۔ اسی ناتکمل آرزو کے ہمراہ حضرت[1] محدثِ اعظم کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ نمازِ عصر سے نمازِ مغرب تک حاضری رہی۔ نمازِ مغرب کے لیے مجلس برخاست ہونے لگی، تو آپ نے فرمایا :

"غلام لیسین ذرا ٹھہر جانا"

جب تمام احباب تشریف لے گئے تو آپ نے دو میٹھے مجھے عنایت فرمائے اور فرمایا، "خود ہی کھا لینا۔"

اس طرح حضرت نے میرے قلبی کیفیات اور احساسات پر مطلع ہو کر تسکین قلب کا سامان بہم پہنچادیا۔[2] یہی ذرّہ نوازی ہے جو اکابر اولیاء اللہ کا طرۂ امتیاز ہے۔

اولیائے کاملین کی نظر لوگوں کی جیب پر نہیں ہوتی وُہ محتاجوں بکیسوں کی نذر قبول نہیں کرتے بلکہ بعض اوقات ان کی مالی اعانت بھی کرتے ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ ایک ولی کامل تھے۔ آپ کی سیرت میں ایسے واقعات بارہا مشاہدہ میں آئے۔ اسی نوعیت کا ایک واقعہ جناب غلام لیسین پکا کھوہ، فیصل آباد سُناتے ہیں :

ایک مرتبہ میں حضرت محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لیے حاضر ہُوا۔ حاضرین اپنی استطاعت کے مطابق آپ کی خدمت میں نذر پیش کرتے رہے۔ اس وقت میری جیب میں صرف پانچ روپے کا نوٹ تھا، اور انہی دنوں مجھے اپنے

---

[1] رحمۃ اللہ علیہ۔ [2] قلمی یادداشت ماسٹر غلام لیسین، پکا کھوہ، فیصل آباد، محررہ ۲۲ نومبر ۱۹۷۴ء مخزونہ جامعہ رضویہ، فیصل آباد۔

Marfat.com

گھر بھی آنا تھا۔ اب میں اس کش مکش میں تھا کہ اگر نوٹ نذر میں پیش کرتا ہوں تو گھر آنے کا کرایہ کہاں سے لاؤں۔ اور اگر نوٹ پیش کر کے یہ عرض کروں کہ حضور ایک روپیہ نذر ہے بقیہ چار روپے مجھے واپس کر دیں تو یہ بھی مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ لہٰذا کچھ پیش کیے بغیر واپس چلا آیا۔ جب شاہی مسجد کے دروازہ پر پہنچا تو جیب سے پانچ روپے کا نوٹ غائب تھا۔ چار و ناچار واپس حاضر ہُوا۔ حضرت مُسکرائے اور فرمانے لگے:

"غلام یٰسین! کیا معاملہ ہے، واپس آگئے ہو۔"

میں خاموش بیٹھا رہا۔ اچانک جب نگاہ دوبارہ اپنی جیب کی طرف گئی تو وہی نوٹ موجود پایا۔ اب میں نے ندامت کے ساتھ وُہ نوٹ حضرت کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے واپس لوٹاتے ہُوئے فرمایا:

"گھبرایا نہیں کرتے۔"[1]

---

[1] قلمی یادداشت ماسٹر غلام یٰسین، محررہ ۲۲ نومبر ۱۹۷۴ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد۔

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

شانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے خانیوال میں جلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر تقریر فرمائی جو ہفت روزہ مبصر کی جلد ۱۳ شمارہ نمبر ۱۷ ۲۲-اپریل ۱۹۸۴ء میں شائع ہوئی جس کو ہم **شانِ رسول** بزبان فنا فی الرسول کے عنوان سے رسالہ کی شکل میں پیش کر رہے ہیں۔

از برکات

محدث اعظم حضرت علامہ مولانا ابوالفضل **محمد سردار احمد** صاحب رحمۃ اللہ علیہ

واحد تقسیم کار

سنی رضوی کتب خانہ

بالمقابل بڑا قبرستان، گلشن کالونی فیصل آباد

Marfat.com

بیس ۲۰ تراویح

پر

بیس ۲۰ احادیث

اور

منکرین پر بیس ۲۰ اعتراضات

از تبرکات

فقیہ اعظم حضرت علامہ مولانا
ابو یوسف محمد شریف صاحب رحمۃ اللہ علیہ

محدث اعظم حضرت علامہ مولانا
ابو الفضل محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر:- سنی رضوی کتب خانہ گلشن کالونی فیصل آباد،

Marfat.com

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا، تم پہ کروڑوں دُرود

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب شریف پر مختصر اور
جامع رسالہ

علومِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

از افادات

پاسبانِ مسلک رضا، مجاہدِ ملت حضرت علامہ مولانا
الحاج ابوداؤد **محمد صادق** صاحب
امیر جماعت رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ

ملنے کا پتہ:۔ سُنّی رضوی کتب خانہ
مرکزی سُنّی رضوی جامع مسجد جھنگ بازار فیصل آباد،
جامعہ شیخ الحدیث منظر اسلام گلشن کالونی نڑوالا روڈ فیصل آباد

Marfat.com

الصلوٰة والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

توحید و رسالت کا مفہوم
کلمہ طیبہ کی روشنی میں

ازافادات

نبراس المحدثین امام المتکلمین شیخ الحدیث ابوالفضل محمد سردار احمد قدس سرہٗ محدث اعظم پاکستان

باجازت

زیر ولایت حضرت صاحبزادہ مولانا ابوالفیض قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی مدظلہ تعالیٰ

ناشر: سُنّی رضوی کتب خانہ جامعہ شیخ الحدیث منظر اسلام
گلشن کالونی نڑوالا روڈ فیصل آباد فون ۶۲۸۳۱۹

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حق کی تلاش

تحریر

محمد نجم مصطفائی عاجز

ملنے کا پتہ

سنی رضوی کتب خانہ

جامعہ شیخ الحدیث منظر اسلام بالمقابل بڑا قبرستان گلشن کالونی

نڑ والا روڈ۔ فیصل آباد ○ ہدیہ -/۲۰ روپے

Marfat.com

نطق الهلال بارخ ولاد الحبیب والوصال

۱۳۱۷ھ

امام الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی

تاریخ ولادت باسعادت ووصال مبارک

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تخریج: مولانا محمد جلال الدین قادری ◎ تقدیم: پروفیسر محمد مسعود احمد

سُنّی رضوی کتب خانہ

گلشن کالونی ○ فیصل آباد۔

Marfat.com

ضروری اعلان

حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مندوں سے التماس ہے کہ حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات کے بارے میں اگر کسی دوست کے پاس مواد ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں

محمد باغ علی رضوی
جامعہ شیخ الحدیث منظر اسلام
نڑوالا روڈ۔ گلشن کالونی
فیصل آباد
فون 628319

Marfat.com

Marfat.com

اعلیٰحضرت امام اہلسنت
امام الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
کا ترجمہ قرآن المعروف
کنز الایمان
علمائے اہلسنت کی کتب خریدنے کیلئے تشریف لائیں
سُنّی رضوی کتب خانہ
جامعہ شیخ الحدیث منظر اسلام۔ گلشن کالونی نزد والا روڈ
بالمقابل بڑا قبرستان فیصل آباد فون ۶۲۸۳۱۹

Marfat.com

اعلیحضرت امام اہلسنت
امام الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کا ترجمہ قرآن المعروف

کنز الایمان

علمائے اہلسنت کی کتب خریدنے کیلئے تشریف لائیں

سُنّی رِضوی کتب خانہ

جامعہ شیخ الحدیث منظر اسلام۔ گلشن کالونی نزد والا روڈ
بالمقابل بڑا قبرستان فیصل آباد فون ۶۲۸۳۱۹

Marfat.com